SUN.08.Nov. 2026
VOLUME: 21 NO: 261
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

ناندیڑ

Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

روزنامہ

ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935

پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز اتوار 08 نومبر 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 261
۲۷ رجمادی الاول 1448ھ
قیمت 00=3 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED

Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com

HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے، بی۔ایڈ)







ایران کی سفارتی سرگرمیاں تیز

گزشتہ ۴۸ گھنٹوں میں ۱۲ ممالک کے وزرائے خارجہ سے رابطے



تہران: ۷ رنومبر (ایجنسی): ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے مشرق وسطی میں بڑھتی کشیدگی اور امریکہ کے ساتھ ممکنہ فوجی تصادم روکنے کی کوششوں کے درمیان ۴۸ گھنٹوں میں ۱۲ ممالک کے وزرائے خارجہ سے الگ الگ ٹیلی فونک گفتگو کی۔ تہران نے قومی خودمختاری کے احترام، حملوں اور دھمکیوں کے خاتمے اور بیرونی طاقتوں کی مداخلت کے بغیر علاقائی سلامتی کا نظام قائم کرنے پر زور دیا ہے۔ مشرق وسطی میں جاری کشیدگی اور امریکہ و ایران کے درمیان سفارتی تعطل کے دوران ایران نے علاقائی سطح پر اپنی سفارتی سرگرمیاں تیز کردی ہیں۔ ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی (Abbas Araghchi) نے سنیچر ۷ رنومبر کو بتایا کہ انہوں نے گزشتہ ۴۸ گھنٹوں کے دوران ۱۲ ممالک کے وزرائے خارجہ سے الگ الگ ٹیلی فونک رابطے کیے۔ ان گفتگوؤں میں خطے کی تازہ صورت حال، ایران اور امریکہ کے درمیان جاری کشیدگی، قومی خودمختاری کے تحفظ اور ممکنہ فوجی تصادم کو روکنے کے لیے سفارتی کوششوں پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ عراقچی کے مطابق انہوں نے ان رابطوں کے دوران تہران کا بنیادی موقف واضح کیا اور اس بات پر زور دیا کہ تمام ممالک کی قومی خودمختاری کا احترام کیا جائے، جارحیت اور دھمکیوں کا سلسلہ ختم ہو، بیرونی طاقتوں کی نقصان دہ مداخلت سے گریز کیا جائے اور خطے میں عدم تحفظ کے پھیلاؤ کو روکا جائے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم انسٹاگرام پر اپنی سفارتی سرگرمیوں کی تفصیلات دیتے ہوئے کہا کہ علاقائی ممالک کو اپنی سلامتی کے انتظامات خود تشکیل دینے چاہئیں اور اس عمل میں خطے سے باہر کی طاقتوں کی مداخلت نہیں ہونی چاہیے۔ ایرانی وزیر خارجہ نے جن ۱۲ ممالک کے وزرائے خارجہ سے رابطہ کیا، ان میں ترکی، پاکستان، قطر، عمان، مصر، اردن، جنوبی قبرص کی یونانی قبرصی انتظامیہ، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، کویت، تیونس اور عراق شامل ہیں۔ ان ممالک میں خلیج کے اہم عرب ممالک کے علاوہ پاکستان، ترکیہ اور مصر جیسے علاقائی اثر و رسوخ رکھنے والے ممالک بھی شامل ہیں۔ رابطوں کی یہ وسعت ظاہر کرتی ہے کہ تہران موجودہ کشیدگی کو صرف واشنگٹن کے ساتھ دوطرفہ تنازع کے بجائے پورے خطے کی سلامتی سے متعلق معاملہ قرار دے رہا ہے۔ یہ سفارتی رابطے ایسے وقت میں ہوئے ہیں جب امریکہ اور ایران کے درمیان مذاکرات کی بحالی کے امکانات غیر یقینی ہیں۔ واشنگٹن نے جوہری پروگرام کے معاملے پر ایران سے رعایتیں دینے کا مطالبہ کیا ہے اور اسے مذاکرات دوبارہ شروع کرنے کی اہم شرط قرار دیا ہے۔ دوسری جانب تہران کا اصرار ہے کہ امریکہ ایران پر عائد پابندیاں ختم کرے، بیرون ملک منجمد ایرانی اثاثے جاری کرے اور اسے تیل برآمد کرنے کی اجازت دی جائے۔ دونوں ممالک کے درمیان بنیادی اختلافات برقرار رہنے کے باعث وسیع تر سیاسی سمجھوتے کی کوششیں تعطل کا شکار ہیں۔

تنازع کا پس منظر ۲۸ رفروری ۲۰۲۶ کو امریکہ اور اسرائیل کی جانب سے ایران پر کیے گئے حملوں سے جڑا ہے۔ اس کے بعد ایران نے بھی اسرائیل اور خطے میں امریکی اہداف کے خلاف جوابی کارروائیاں کیں۔ اپریل میں جنگ بندی طے پائی، تاہم اس کے باوجود دونوں فریقوں کے درمیان کشیدگی ختم نہیں ہوئی۔ جولائی میں سفارتی کوششوں میں پیش رفت نہ ہونے کے باعث واشنگٹن اور تہران کے درمیان فوجی محاذ آرائی دوبارہ شروع ہوگئی۔ اس کے بعد سے خطے میں جنگ بندی کو برقرار رکھنے اور کسی نئے بڑے تصادم کو روکنے کے لیے مختلف ممالک سفارتی رابطوں اور ثالثی کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ اس سفارتی کوشش میں عمان اور قطر کا کردار بھی اہم ہے۔ دونوں ممالک ماضی میں بھی امریکہ اور ایران کے درمیان رابطوں اور پیغامات کی ترسیل میں مدد فراہم کرتے رہے ہیں۔ حالیہ دنوں میں آبنائے ہرمز (Strait of Hormuz) کی صورت حال بھی مذاکرات کا اہم موضوع بنی ہوئی ہے۔ یہ سمندری راستہ ایران اور عمان کے درمیان واقع ہے اور خلیجی ممالک سے عالمی منڈیوں تک تیل اور گیس کی ترسیل کے لیے انتہائی اہمیت رکھتا ہے۔ امریکہ کی جانب سے بحری ناکہ بندی اور سمندری آمدورفت سے متعلق اختلافات نے اس گزرگاہ کی سلامتی کو مزید حساس بنا دیا ہے۔ ۵ رنومبر کو عمانی اور ایرانی وزرائے خارجہ نے بھی بحری راستوں کے تحفظ، جنگ کے خاتمے اور دوبارہ فوجی تصادم سے نمٹنے کے لیے عملی انتظامات کی ضرورت پر گفتگو کی تھی۔ ۷ رنومبر کو سامنے آنے والی سفارتی سرگرمیوں کے ساتھ قطر کی ثالثی میں ایک نئی تجویز پر بھی بات چیت جاری ہونے کی اطلاعات ہیں۔

'بہار میں جلد ہوگا نیا کھیل، تھوڑا انتظار کیجیے'

آرجے ڈی کا دعویٰ این ڈی اے میں سب کچھ ٹھیک نہیں چل رہا



پٹنہ: ۷ رنومبر (ایجنسی): کیا بہار میں کوئی بڑا سیاسی الٹ پھیر ہونے والا ہے؟ رکن اسمبلی اور راشٹریہ جنتا دل (آرجے ڈی) کے سینئر رہنما بھائی ویریندر کے دعوے کے بعد یہ سوال اٹھنے لگا ہے۔ دراصل آرجے ڈی رہنما بھائی ویریندر نے دعویٰ کیا ہے کہ بہار میں جلد ہی نیا سیاسی کھیل ہونے والا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ این ڈی اے میں سب کچھ ٹھیک نہیں ہے اور جلد ہی اتحاد کے اندر بڑا دھماکہ ہوگا۔ انہوں نے اپنے دعوے میں یہ بھی کہا کہ "نتیش کمار اور نشانت سمجھ رہے ہیں، انہیں پہچان ہوگئی ہے کہ کون لوگ کس پارٹی کے ساتھ مل کر سازش کر رہے ہیں اور ایم ایل سی انتخاب میں جے ڈی یو کو کیسے ہرایا گیا۔ اب جلد ہی نیا سیاسی کھیل ہوگا، بس تھوڑا انتظار کیجیے۔" دوسری جانب آرجے ڈی رہنما بھائی ویریندر کے مذکورہ بیان کے بعد بہار کے سیاسی گلیاروں میں قیاس آرائیوں کا بازار گرم ہوگیا ہے اور سوال اٹھ رہا ہے کہ کیا ریاست کی سیاست میں کوئی نیا سیاسی الٹ پھیر دیکھنے کو ملنے والا ہے؟ آرجے ڈی رہنما کے بیان پر بی جے پی کے ترجمان نیرج کمار کا ردعمل بھی سامنے آیا ہے۔ انہوں نے بھائی ویریندر کے دعوے کو پوری طرح مسترد کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آرجے ڈی رہنما کا یہ بیان بے بنیاد ہے۔ بی جے پی کے ترجمان نیرج کمار نے مزید کہا کہ "بہار میں این ڈی اے مسلسل ترقیاتی کاموں میں مصروف ہے۔ حال ہی میں وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری کی رہائش پر این ڈی اے کی میٹنگ ہوئی، جس میں سب نے سمراٹ حکومت پر اپنے اعتماد کا اظہار کیا۔ بہار میں این ڈی اے حکومت کا ایک سال مکمل ہو رہا ہے۔"

'ای ڈی سپر کاپ کی طرح کام نہیں کر سکتی'

کرناٹک ہائی کورٹ نے کانگریس رکن اسمبلی سے متعلق کارروائی رد کی



بنگلور: ۷ رنومبر (ایجنسی): سپریم کورٹ کی روش پر چلتے ہوئے اب کرناٹک ہائی کورٹ نے بھی انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کے اختیارات کی حد مقرر کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ ایجنسی 'سپر کاپ' کی طرح کام نہیں کر سکتی۔ عدالت نے کانگریس کے ایک رکن اسمبلی اور دیگر افراد کے خلاف درج ای سی آئی آر اور اس کی بنیاد پر کی جانے والی تمام کارروائیوں کو منسوخ کر دیا ہے۔ جسٹس ایم آئی ارون کی یک رکنی بنچ نے انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ کے اختیارات کی حدود طے کرتے ہوئے اپنے فیصلے میں کہا کہ یہ ایجنسی اپنے علم میں آنے والے ہر معاملے کی جانچ کرنے کے لیے کوئی 'سپر کاپ' نہیں ہے۔ عدالت نے یہ بھی کہا کہ ای ڈی منی لانڈرنگ کی جانچ کو بنیاد فراہم کرنے والے قانونی نظام کو نظر انداز نہیں کر سکتی۔ منی لانڈرنگ کی روک تھام کے قانون (پی ایم ایل اے) کے تحت انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ کے اختیارات بنیادی نوعیت کے نہیں بلکہ اخذ کردہ یعنی کسی دوسرے قانونی اختیار سے حاصل ہوتے ہیں۔ ایسے میں جب وہ بنیادی یا درج شدہ جرم (پریڈیکیٹ آفینس) ہی باقی نہیں رہتا، جس کی بنیاد پر کارروائی شروع کی گئی تھی، تو پی ایم ایل اے کے تحت کارروائی جاری رکھنے کا کوئی جواز نہیں رہ جاتا۔ ای ڈی پر مذکورہ بالا تبصرہ کرتے ہوئے عدالت نے کرناٹک اسمبلی کے رکن اور کانگریس لیڈر کے وائی ننجے گوڑا اور ان سے وابستہ دیگر درخواست گزاروں کے خلاف ای ڈی کی جانب سے درج ای سی آئی آر اور اس سے متعلق تمام کارروائیوں کو منسوخ کر دیا۔ اس کے علاوہ عدالت نے ای ڈی کی جانب سے درج کرائی گئی ایک نجی شکایت کی بنیاد پر شروع کی گئی کارروائی بھی ختم کر دی۔ ہائی کورٹ نے جائیداد ضبط کرنے کی توثیق کرنے والے پی ایم ایل اے کے فیصلہ ساز ادارے (ایڈجوڈیکیٹنگ اتھارٹی) کے حکم کو بھی کالعدم قرار دے دیا۔ عدالت نے ایک درخواست گزار سے ضبط کی گئی اشیا واپس کرنے کی ہدایت بھی دی ہے۔ یہ فیصلہ کولار-چکبالاپور ضلع کوآپریٹو ملک پروڈیوسرز یونین لمیٹڈ (کومل) میں ملازمین کی بھرتی سے متعلق الزامات کی بنیاد پر ای ڈی کی جانب سے کی جانے والی جانچ کے خلاف دائر درخواستوں پر سنایا گیا ہے۔ ان درخواستوں میں ای ڈی کی کارروائی اور اس کے قانونی جواز کو چیلنج کیا گیا تھا۔

ایران کے جوہری راز فراہم کرنے والے کو 2 رکروڑ ڈالر انعام دینے ٹرم کا اعلان



واشنگٹن: ۷ رنومبر (ایجنسی): ایران اور امریکہ کے درمیان کشیدگی ایک بار پھر بڑھ گئی ہے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے جمعے کے روز دعویٰ کیا کہ امریکی فوج نے ایران کے فضائی دفاعی نظام کو نشانہ بناتے ہوئے محدود فوجی حملہ کیا۔ ٹرمپ نے اس کارروائی کو معمولی قرار دیتے ہوئے کہا کہ ایران نے حال ہی میں ایک چھوٹا طیارہ شکن نظام تیار کیا ہے، جسے امریکی فوج نے صرف 5 سے 15 منٹ میں تباہ کر دیا۔ دریں اثنا، امریکہ نے ایران کے جوہری پروگرام سے متعلق معلومات فراہم کرنے والے کو 2 کروڑ ڈالر تک کے انعام کا بھی اعلان کیا ہے۔ ایران کے سرکاری میڈیا کے مطابق آبنائے ہرمز میں واقع جزیرہ قسم کے شہاج علاقے میں جمعے کو دو دھماکے سنے گئے۔ یہ جزیرہ ایران اور امریکہ کے درمیان جاری تنازعات کا مرکز رہا ہے۔ ایران نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے امریکی ڈرون MQ-1 کو مار گرایا ہے۔ ٹرمپ نے صحافیوں کو بتایا: "انہوں نے ایک چھوٹا طیارہ شکن نظام بنایا تھا، اور ہم نے اسے تقریباً 15 منٹ میں تباہ کر دیا، شاید پانچ۔" اس سے قبل پیر کو قسم اور ہنگام جزائر کے علاوہ سرزمین پر بندر عباس کے ارد گرد دھماکوں کی اطلاعات موصول ہوئی تھیں۔ امریکی فوج نے اس وقت اپنی کارروائی کو "دفاعی حملہ" قرار دیا۔ جمعے کی کارروائی اس لیے اہم ہے کیونکہ منگل کے امریکی وسط مدتی انتخابات میں ٹرمپ کی ریپبلکن پارٹی کو بڑا دھچکا لگا ہے۔ انتخابات کے بعد ایران کے خلاف یہ پہلی نئی فوجی کارروائی بتائی جارہی ہے۔ ایران جنگ پر ووٹروں کا غصہ امریکی انتخابی دھچکے کی ایک بڑی وجہ مانا جارہا ہے۔ جنگ کی وجہ سے ایندھن کی قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے، جس سے عالمی معیشت کے بہت سے حصے متاثر ہوئے ہیں۔ ٹرمپ کے ایندھن کی قیمتوں میں اضافے اور جنگ سے نمٹنے نے امریکہ کے اندر بھی سوالات کو جنم دیا ہے۔ ٹرمپ مسلسل ایران کو تباہ کرنے کی دھمکیاں دیتے رہے ہیں۔ تاہم وہ بار بار یہ بھی کہہ چکے ہیں کہ جنگ کے خاتمے کا کوئی راستہ تلاش کیا جاسکتا ہے۔ جمعہ کو صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایران کے ساتھ مذاکرات جاری ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم ایران سے بات کر رہے ہیں ہم پہلے ہی بات چیت کر رہے ہیں۔ فوجی کارروائی کے درمیان امریکہ نے ایران کے جوہری پروگرام کے حوالے سے بڑا قدم اٹھایا ہے۔ امریکی محکمہ خارجہ کے "انصاف کے لیے انعامات" پروگرام نے اعلان کیا ہے کہ ایران کے جوہری پروگرام کے حوالے سے اہم معلومات فراہم کرنے والے کو ضرورت پڑنے پر نقل مکانی کی سہولیات کے علاوہ 2 کروڑ ڈالر تک کا انعام دیا جاسکتا ہے۔

شرد پوار بریچ کینڈی اسپتال سے ڈسچارج

ممبئی: ۷ رنومبر (ایجنسی): مہاراشٹر میں نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (شرد چندر پوار) کے سربراہ شرد پوار کو ممبئی کے بریچ کینڈی اسپتال سے ڈسچارج کر دیا گیا ہے۔ 85 سالہ شرد پوار کی طبیعت میں بہتری کے بعد ڈاکٹروں نے انہیں گھر جانے کی اجازت دے دی ہے۔ سینے اور سانس میں انفیکشن ہونے کی وجہ سے انہیں اسپتال میں داخل کرایا گیا تھا، جہاں علاج کے دوران ان کی حالت مستحکم رہی۔ ڈاکٹروں کے مطابق شرد پوار علاج پر اچھا ردعمل دے رہے تھے اور ان کی صحت میں مسلسل بہتری آرہی تھی۔ اس سے قبل ڈاکٹروں نے بتایا تھا کہ ان کی حالت خطرے سے باہر ہے، جس کے بعد ان کی صحت کو مدنظر رکھتے ہوئے اسپتال سے چھٹی دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ واضح رہے کہ شرد پوار کو 2 نومبر کو پونے کے روبی ہال کلینک میں بھی داخل کرایا گیا تھا، جہاں انہیں کھانسی اور سینے میں درد کی شکایت تھی۔ وہاں بھی ڈاکٹروں نے ان کی جانچ کر کے انہیں کچھ وقت نگرانی میں رکھا تھا اور معائنے کے بعد ان کی حالت مستحکم بتائی تھی جہاں سے بعد میں انہیں ممبئی منتقل کیا گیا۔ 4 نومبر کو شرد پوار روبی ہال کلینک سے چھٹی دے دی گئی تھی۔ اس کے بعد وہ ممبئی پہنچے جہاں انہیں مزید جانچ اور علاج کے لیے بریچ کینڈی اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ ڈاکٹروں نے بتایا تھا کہ انہیں سینے اور سانس میں انفیکشن ہے اور برونکائٹس جیسی شکایت بھی تھی۔ بریچ کینڈی اسپتال میں شرد پوار کا علاج ڈاکٹر پرتیت سمدانی کی نگرانی میں جاری تھا۔ انہوں نے بتایا تھا کہ ان کی حالت مستحکم ہے اور وہ علاج پر اچھا ردعمل دے رہے ہیں۔ بعد ازاں، ڈاکٹر سمدانی نے بتایا کہ شرد پوار کو مستحکم حالت میں اسپتال سے چھٹی دی گئی ہے۔

'ای-20 بنا 420، عوام کی گاڑی سے پٹرول چوری!'

پٹرول میں ایتھنول کی بے تحاشہ ملاوٹ پر راہل گاندھی کا سخت ردعمل



دہلی: ۷ رنومبر (ایجنسی): لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد اور کانگریس رہنما راہل گاندھی نے پٹرول میں ایتھنول کی ملاوٹ کے حوالے سے مودی حکومت پر سخت تنقید کی ہے۔ کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے اپنے ایکس ہینڈل پر پوسٹ کرتے ہوئے براہ راست وزیر اعظم نریندر مودی سے سوال کیا کہ "ایتھنول میں بے تحاشہ ملاوٹ کرنے والوں کے خلاف کب کارروائی کی جائے گی۔" راہل گاندھی نے اپنی پوسٹ میں لکھا کہ "ای-20 بنا 420، عوام کی گاڑی سے پٹرول چوری! مودی حکومت کا کہنا ہے کہ پٹرول میں 20 فیصد ایتھنول ملایا جاتا ہے۔ کرناٹک حکومت نے 7 اضلاع سے پٹرول کے نمونے لے کر تسلیم شدہ لیبارٹریوں میں جانچ کروائی۔" راہل گاندھی نے اپنی پوسٹ میں پٹرول کے نمونے کے نتائج پیش کرتے ہوئے لکھا کہ "14 میں سے 11 نمونوں میں ایتھنول کی مقدار 20 فیصد سے زیادہ پائی گئی۔ آئی او سی ایل میں 31.2 فیصد اور ایچ پی سی ایل میں 30.5 فیصد ایتھنول پایا گیا۔ آئی او سی ایل، ایچ پی سی ایل، بی پی سی ایل، نائرا اور شیل، سرکاری ہوں یا پرائیویٹ، سبھی میں مقررہ حد سے زیادہ ایتھنول پایا گیا۔ راہل گاندھی نے اپنی پوسٹ میں مزید کہا کہ "کمپنیوں کی اپنی لیبارٹریوں نے تو رپورٹ میں ایتھنول کی مقدار درج ہی نہیں کی۔ یعنی آپ پیسے مہنگے پٹرول کے دے رہے ہیں، لیکن گاڑی کی ٹنکی میں ایتھنول بھرا جا رہا ہے۔ نقصان کس کا ہو رہا ہے؟ آپ کا۔" راہل گاندھی نے عوام کو بیدار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ آپ کی گاڑی اتنی زیادہ مقدار میں ایتھنول برداشت کرنے کے لیے بنائی ہی نہیں گئی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ گاڑی کا مائلیج کم ہوگا اور بار بار مکینک کے پاس جانا پڑے گا۔ شوق سے خریدی گئی گاڑی برباد ہو جائے گی، اور پٹرول پمپ پر یہ بھی نہیں لکھا ہوتا کہ ٹنکی میں کیا بھرا جا رہا ہے۔ صارفین کے پاس انتخاب کا کوئی متبادل بھی نہیں ہے۔ راہل گاندھی وزیر اعظم مودی کو براہ راست مخاطب کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "مودی جی، بتائیے کہ ملک کی گاڑیوں کی ٹنکیوں میں کیا بھرا جا رہا ہے؟ پٹرول میں حقیقتاً ایتھنول کی مقدار کتنی ہے؟ 20 فیصد سے زیادہ ملاوٹ کرنے والی کمپنیوں کے خلاف کارروائی کب ہوگی؟ اور مباحثے کا چیلنج اب بھی برقرار ہے۔ اس معاملے کو بھی شامل کر لیجیے کہ آپ کی پالیسیوں سے آخر حقیقی فائدہ کس کو ہو رہا ہے؟"

ٹی وی پر بابری مسجد کو منہدم ہوتا دیکھ کر آبدیدہ ہوگئی تھیں سونیا گاندھی، خود کیا انکشاف



دہلی: ۷ رنومبر (ایجنسی): کانگریس کی سابق صدر سونیا گاندھی نے امریکی اخبار دی گارڈین کو دیے گئے ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ 1992 میں متنازعہ بابری مسجد کے ڈھانچے کو منہدم ہوتے ہوئے ٹیلی ویژن پر دیکھ کر وہ رو پڑی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ جب انہوں نے ٹیلی ویژن پر بابری ڈھانچے کے انہدام کا منظر دیکھا تو ان کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔ انہیں اسی وقت احساس ہوگیا تھا کہ جس سیکولر ملک کی تعمیر کی کوشش مہاتما گاندھی، جواہر لعل نہرو اور ان کے ساتھیوں نے کی تھی، اس کے لیے انہیں ایک طویل لڑائی لڑنی ہوگی۔ سونیا گاندھی نے کہا کہ ان کی اپنی پارٹی کی ناکامیوں نے بھی کسی حد تک بی جے پی اور اس کی سخت گیر ہندوتوا سیاست کے عروج میں تعاون کیا۔ انہوں نے کہا کہ "میرا خیال ہے ہم کبھی معاملات میں ضرورت سے زیادہ لاپروا ہو گئے تھے۔ ہمارا رویہ کسی حد تک ایسا تھا جیسے ہمیں کسی چیز کی پروا ہو ہی نہیں۔" سابق وزیر اعظم اندرا گاندھی کی جانب سے ایمرجنسی نافذ کیے جانے کے فیصلہ سے متعلق سونیا نے کہا کہ اس معاملے پر خاندان کے افراد کی رائے منقسم تھی۔ راجیو گاندھی اس قدم کے خلاف تھے اور انہوں نے اپنی والدہ سے اگلے انتخابات تک انتظار کرنے کی اپیل کی تھی، لیکن ان کے چھوٹے بیٹے سنجے گاندھی نے ایمرجنسی نافذ کرنے پر زور دیا تھا۔ ایک خاندانی عشائیہ کے دوران بحث کرتے ہوئے سنجے نے کہا تھا کہ اپوزیشن ان کی والدہ کو سیاسی طور پر تباہ کر دے گی اور اسے روکنا ضروری ہے۔ سونیا گاندھی کا کہنا ہے کہ اس وقت سنجے گاندھی کا اپنی والدہ پر زبردست اثر و رسوخ عوامی سطح پر بحث کا ایک بڑا موضوع تھا۔ ان کے مطابق اس صورت حال نے خاندان کے اندر بھی کشیدگی پیدا کر دی تھی۔ راجیو گاندھی نے اپنی والدہ سے اس معاملے پر اختلاف کرتے ہوئے انہیں سمجھانے کی کوشش کی، لیکن اندرا گاندھی نے ان کی بات سننے سے انکار کر دیا۔ سونیا گاندھی نے اس بارے میں اپنی خودنوشت 'بیلانگنگ' میں بھی ذکر کیا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ اگر سنجے گاندھی کو قابو میں رکھا جاتا تو بعد میں پیش آنے والے بہت سے نقصانات سے بچا جاسکتا تھا۔ بہر حال، سونیا گاندھی نے تسلیم کیا کہ اندرا گاندھی کا ایمرجنسی نافذ کرنے کا فیصلہ ایک غلطی تھی اور ان کا خیال ہے کہ ان کی ساس کو بھی بعد میں اس کا احساس ہوا تھا۔ سونیا گاندھی نے کہا "مجھے ہمیشہ محسوس ہوتا ہے کہ اندرا گاندھی دل سے جمہوریت پسند تھیں۔ مجھے معلوم ہے کہ بہت سے لوگ اس بات پر ہنسیں گے، لیکن میرا ماننا ہے کہ ایمرجنسی کے دوران وہ کبھی بھی خود کو مطمئن محسوس نہیں کرتی تھیں۔ میرے خیال میں اس فیصلے کا بوجھ ان پر پڑ رہا تھا۔" اندرا گاندھی کے قتل کے واقعہ کو یاد کرتے ہوئے سونیا گاندھی نے بتایا کہ 31 اکتوبر کو وہ گھر پر موجود تھیں، جب انہوں نے پٹاخوں جیسی آوازیں سنی۔ وہ دوڑتی ہوئی اندرا گاندھی کے دفتر پہنچیں تو انہوں نے اپنی ساس کو خون میں لت پت اور گولیوں سے چھلنی حالت میں زمین پر پڑا دیکھا۔ اندرا گاندھی کے سکھ محافظوں نے آپریشن بلیو اسٹار کے دوران گولڈن ٹیمپل پر فوجی کارروائی کا بدلہ لینے کے لیے ان پر گولیاں چلائی تھیں۔ سونیا گاندھی نے بتایا کہ "ہر طرف خون ہی خون تھا اور مجھے احساس ہوا کہ وہ میرے سوالوں کا کوئی جواب نہیں دے رہی ہیں۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ پہلے ہی اس دنیا سے جا چکی ہوں۔" انہوں نے یہ بھی کہا کہ "مجھے گھر سے اسپتال تک کا سفر آج بھی یاد ہے۔ وہ انتہائی تکلیف دہ تھا۔ سڑک پر ٹریفک زیادہ نہیں تھا لیکن گاڑی کی رفتار بہت سست محسوس ہو رہی تھی۔ مجھے یہ بھی احساس تھا کہ چونکہ وہ کچھ بول نہیں رہی تھیں، اس لیے سب کچھ ختم ہو چکا ہوگا۔"

دہلی میں ہوا کا معیار 'انتہائی خراب' زمرے میں

دہلی: ۷ رنومبر (ایجنسی): راجدھانی دہلی میں ہفتے کے روز بھی فضائی معیار انتہائی خراب زمرے میں برقرار رہا۔ حکومت دہلی فضائی معیار کی نگرانی سے متعلق اعداد و شمار کے مطابق 24 گھنٹے کا اوسط ایئر کوالٹی انڈیکس (اے کیو آئی) 365 ریکارڈ کیا گیا۔ قومی راجدھانی میں گزشتہ چند دنوں سے فضائی معیار میں مسلسل گراوٹ دیکھی جا رہی ہے اور آلودگی کی سطح مسلسل بڑھ رہی ہے۔ جمعے کی شام دہلی کا اے کیو آئی 382 تھا، جو مرکزی آلودگی کنٹرول بورڈ (سی پی سی بی) کے مطابق انتہائی خراب زمرے میں آتا ہے۔ بگڑتی ہوئی فضائی آلودگی کی صورتحال کے پیش نظر فضائی معیار کے انتظامی کمیشن (سی اے کیو ایم) نے جمعے کے روز دیوالی سے قبل احتیاطی اقدام کے طور پر دہلی-این سی آر میں گریڈیڈ ریسپانس ایکشن پلان گریپ کا مرحلہ 3 نافذ کر دیا۔ یہ فیصلہ سی اے کیو ایم کی گریپ سے متعلق ذیلی کمیٹی نے کیا اور اس کا اعلان کمیشن کے سرکاری ایکس اکاؤنٹ کے ذریعے کیا گیا۔ موجودہ مرحلہ 3 کے تحت آلودگی کی بڑھتی ہوئی سطح کو روکنے کے لیے قومی راجدھانی خطے (این سی آر) میں 9 نکاتی لائحہ عمل نافذ کیا جائے گا۔ ان اقدامات میں تعمیراتی اور انہدامی سرگرمیوں، گاڑیوں کی آمد و رفت اور صنعتی سرگرمیوں پر پابندیاں عائد کرنے کے ساتھ ساتھ اسکولوں اور دفاتر کے حوالے سے بھی اقدامات شامل ہیں۔

'چندہ چوری پر پردہ ڈالنے کی کوشش میں حکومت کے اپنے ہی بیان اب اس سے سوال پوچھ رہے ہیں'

دہلی: ۷ رنومبر (ایجنسی): رام مندر میں مبینہ چندہ چوری معاملہ پر کانگریس نے آج ایک بار پھر برسر اقتدار طبقہ کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ کانگریس نے نہ صرف پی ایم مودی اور اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ دونوں کی خاموشی پر سوال اٹھایا ہے، بلکہ حکومت کے پچھلے بیان سے پیدا نئی صورت حال پر بھی اپنی فکر ظاہر کی ہے۔ کانگریس جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے آج سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر 'چندہ چوری، حقیقت سے دھوکہ' عنوان کے ساتھ ایک تفصیلی پوسٹ جاری کی ہے، جس میں لکھا ہے کہ "چوری پر پردہ ڈالنے کی کوشش میں حکومت کے اپنے ہی بیان اب اس سے سوال پوچھ رہے ہیں۔ حکومت نے سپریم کورٹ میں اپنی ہی کہانی کی ایسی دلیلیں رکھ دی ہیں، جن سے سوال مزید گہرے ہو گئے ہیں۔" "موجودہ حالات میں عوام کی ذہنی کیفیت کا ذکر کرتے ہوئے جے رام رمیش نے اپنی پوسٹ میں لکھا ہے کہ "ملک کی عوام کے ذہن میں سوال ہے کہ وزیر اعظم مودی اور وزیر اعلیٰ آدتیہ ناتھ خاموشی اختیار کر چوروں کو خاموش حمایت کیوں دے رہے ہیں؟ پہلے دن سے چندہ چڑھاوا چوری کے معاملہ پر پردہ ڈالنے کی کوشش کیوں ہو رہی ہے؟" انہوں نے یہ حقیقت بھی سامنے رکھی ہے کہ عوامی طور پر دستیاب جانکاری کے مطابق پہلی ایس آئی ٹی ریاستی حکومت نے خود تشکیل دی تھی، وہ بھی ٹرسٹ کی گزارش پر۔ وہ لکھتے ہیں کہ "13 جون 2026 کو اتر پردیش حکومت نے ٹرسٹ کی گزارش پر 3 رکنی ایس آئی ٹی تشکیل دی تھی۔ اس کی ابتدائی رپورٹ 23 جون کو اس وقت کے ایڈیشنل چیف سکریٹری (داخلہ) سنجے پرساد کو سونپی گئی، جن کے ٹرسٹ سے ایکس-آفیشیو رکن کی شکل میں منسلک ہونے کی بات بھی سامنے آئی ہے۔" اس بارے میں مزید تفصیل بیان کرتے ہوئے کانگریس جنرل سکریٹری نے لکھا کہ "6 جولائی 2026 کو ٹرسٹ کی میٹنگ میں اس رپورٹ پر بحث ہوئی۔ اس کے بعد خزانچی گووند دیو گری نے پریس کانفرنس میں کہا کہ ٹرسٹ کے لوگوں نے کوئی دھوکہ نہیں کیا۔ انہوں نے چمپت رائے کے کردار پر بھروسہ ظاہر کرتے ہوئے ان کی 'خدمات' کی تعریف کی۔ یعنی جانچ میں سنگین سوال اٹھانے کے باوجود ٹرسٹ کی قیادت نے بی جے پی-آر ایس ایس-وی ایچ پی سے منسلک اپنے لوگوں کا عوامی دفاع کیا۔" بعد ازاں جے رام رمیش نے دوسری ایس آئی ٹی کا ذکر کیا ہے، جو سپریم کورٹ کی مداخلت کے بعد تشکیل دی گئی۔ اس بارے میں وہ لکھتے ہیں کہ "27 جولائی 2026 کو سپریم کورٹ کے حکم کے بعد آئی جی کرن ایس کی قیادت میں دوسری ایس آئی ٹی بنی۔ جانچ میں فورنسک آڈیٹر کو شامل کیا گیا۔ 17 اگست 2026 کو اس ایس آئی ٹی کی اسٹیٹس رپورٹ ریاستی حکومت نے کنفیڈنشیل رپورٹ کی شکل میں سیل بند لفافے میں سپریم کورٹ میں داخل کی۔ عدالتی ہدایت کے مطابق جانچ جاری ہونے کے سبب رپورٹ خفیہ رکھی گئی۔

تعلیمی معیار۔مشورے مطلوب

معزز قارئین کرام!

ریاست مہاراشٹر میں یونیورسٹی گرانٹ کمیشن کی ایک اسکیم (On Job Training) OJT ریاست کے ڈگری کالجوں میں لاگو کردی گئی ہے۔ اس اسکیم کو علاقہ کی یونیورسٹیوں کے زیر اثر کالجوں میں روبہ عمل لانے کی ہدایت دی گئی ہے۔ خاص کر OJT اور ریاست کے تعلیمی اداروں کے تعلق سے روزنامہ "ورق تازہ" ناندیڑ میں تین گراں قدر اور غیر جانبدارانہ اداریے شائع ہوئے۔ جنہیں اردو عوام نے بے حد پسند کیا۔ کئی قارئین نے تحریراً اور زبانی طور پر مفید مشورے بھی دیئے۔ جس کا سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ یہ اسکیم ڈگری کالج کے فائنل ایئر کے طلباء وطالبات کے لیے ہے۔ جس میں انہیں عملی طور پر ہنر اور فنون جیسے صحافت وغیرہ سمجھنے اور سیکھنے کی ہدایت دی گئی ہے۔

اداریوں میں ہم نے تعلیم کے گرتے ہوئے معیار کو سدھارنے اور اس میں قابل قبول تبدیلی کرنے جیسے نکات پر بحث کی ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ ہم تعمیری اور اصلاحی نقطہ نظر سے اداریے تحریر کر رہے ہیں۔ اندرون مہاراشٹر قارئین کا بار بار مطالبہ ہے کہ ہم وقتاً فوقتاً اس موضوع پر اداریے، مضامین اور مراسلے شائع کریں۔ چنانچہ ادارہ "ورق تازہ" نے فیصلہ کیا ہے کہ اخبار کی آئندہ اشاعتوں میں اس کام کو انجام دینے کی حتی المقدور کوشش کی جائے گی۔ مشورے، مراسلے اور مضامین ذیل کے واٹس ایپ نمبر پر روانہ کیے جاسکتے ہیں، نیز اس نمبر پر موبائل فون کے ذریعے گفتگو بھی کی جاسکتی ہے۔

رابطہ نمبر: 9325610858

(ایڈیٹر)
روزنامہ ورق تازہ، ناندیڑ





روزنامہ ورقِ تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
08 Nov. 2026



ورقِ تازہ

08 Nov. 2026 اداریہ

یوم اردو یا رسمِ یادِ اردو؟

۹ر نومبر وہ تاریخ ہے جب ہمیں سال میں ایک بار اچانک اردو یاد آ جاتی ہے۔ کچھ پروگرام ہوتے ہیں، پڑھے لکھے لوگ اکٹھا ہوتے ہیں، پرانے وقتوں کی باتیں ہوتی ہیں اور زبان کے زوال پر افسوس کر کے سب اپنے اپنے کاموں پر لوٹ جاتے ہیں۔ یہ اب ایک ایسی روٹین بن چکی ہے جس پر کوئی حیرت نہیں ہوتی۔ سچ تو یہ ہے کہ ہم نے اردو کو سالگرہ کے ایک فنکشن جیسا بنا دیا ہے۔ ایک دن کا جشن منا کر ہم یہ سوچ کر مطمئن ہو جاتے ہیں کہ زبان کے تئیں ہمارا فرض پورا ہو گیا۔ ہم یہ بھول جاتے ہیں کہ زبانیں سال میں ایک دن تقریب منانے سے ہرگز زندہ نہیں رہتیں۔ باہر کی اس رسمی محبت اور ہمارے گھروں کی سچائی میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ جن محفلوں میں ہم زبان کے قصیدے پڑھتے ہیں، انہی لوگوں کے گھروں میں اردو بولنے پر ایک غیر اعلانیہ پابندی لگی ہوئی ہے۔ والدین اپنے بچوں کے منہ سے انگریزی کے دو چار ٹوٹے پھوٹے الفاظ سن کر تو خوشی سے پھولے نہیں سماتے لیکن اگر بچہ کوئی خالص اردو کا لفظ بول دے تو انہیں فوراً پسماندگی کا احساس گھیر لیتا ہے۔ زبانوں کے مرنے کی شروعات کبھی حکومت کے فیصلوں سے نہیں ہوتی، بلکہ اس کی شروعات ماؤں کی گود اور گھر کے آنگن سے ہوتی ہے۔ ہماری محفلوں کا سب سے پسندیدہ مشغلہ یہ ہے کہ ہم آج کی نئی نسل کو کوستے ہیں کہ وہ اردو سے دور ہو گئی ہے۔ لیکن اگر ہم ذرا گہرائی میں جا کر دیکھیں تو سچائی کچھ اور ہے۔ آج کا نوجوان اردو سے دور نہیں ہوا، بلکہ وہ اردو کے رسم الخط اور پرانے سانچوں سے کٹ گیا ہے۔ وہ آج بھی انٹرنیٹ پر سب سے زیادہ اردو شاعری پڑھ رہا ہے، پرانے گیت سن رہا ہے اور ڈراموں کے ڈائیلاگ دہرا رہا ہے۔ فرق صرف اتنا آیا ہے کہ اس نے اپنی بات کہنے کے لیے ایک نیا راستہ چن لیا ہے۔ اسمارٹ فون کی اسکرین پر انگلیاں دوڑاتے ہوئے آج کا نوجوان فیس بک، واٹس ایپ اور انسٹاگرام پر اپنے گہرے سے گہرے جذبات کا اظہار رومن اردو میں کر رہا ہے۔ انگریزی حروف میں لکھی جانے والی یہ اردو اس بات کا ثبوت ہے کہ زبان تو زندہ ہے، بس اس نے اپنا لباس تبدیل کر لیا ہے۔ ہم اس نئی نسل کو ڈانٹنے اور ان کی اصلاح کا ڈنڈا اٹھانے کے بجائے یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ زبانیں وقت اور ٹیکنالوجی کے حساب سے اپنا راستہ خود بناتی ہیں۔ ہمیں یہ ماننا پڑے گا کہ ہم نے ٹیکنالوجی کے میدان میں اردو کو نئی نسل کے لیے آسان نہیں بنایا۔ کی بورڈ کی اس تیز رفتار دنیا میں جہاں سیکنڈوں میں میسج بھیجے جاتے ہیں، ہم نے اردو ٹائپنگ کو اتنا عام فہم نہیں کیا کہ نوجوان اسے رومن اردو کے متبادل کے طور پر خوش دلی سے اپنا سکیں۔ زبان کو جدید ٹیکنالوجی سے جوڑنے میں ہماری سستی نے نوجوانوں کو وہ شارٹ کٹ تلاش کرنے پر مجبور کیا جو آج رومن اردو کی شکل میں ہمارے سامنے ہے۔ کسی بھی زبان کے زندہ رہنے کا ایک سیدھا اور سادہ سا اصول ہے۔ کوئی زبان صرف مشاعروں کی واہ واہ اور جذباتی تقریروں کے سہارے زندہ نہیں رہ سکتی۔ جب تک کوئی زبان انسان کے پیٹ کی بھوک نہ مٹائے، اس کے گھر کا چولہا نہ جلائے اور اسے روزگار کے مواقع نہ دے، وہ دھیرے دھیرے سکڑ کر مر جاتی ہے۔ ہم نے اردو کے ساتھ سب سے بڑی زیادتی یہ کی کہ اسے صرف ادب، شاعری اور مذہب کے خانے میں قید کر دیا۔

ہم نے کبھی سنجیدگی سے یہ کوشش ہی نہیں کی کہ اردو کو سائنس، ٹیکنالوجی، بزنس اور مارکیٹ کی زبان بنایا جائے۔ زبانیں بازار کے شور اور تجارت کے لین دین میں پروان چڑھتی ہیں۔ آج کے دور میں جہاں ڈیجیٹل مارکیٹنگ، بلاگنگ، یوٹیوب اسکرپٹ رائٹنگ اور کونٹینٹ کری ایشن کا ایک بہت بڑا بازار کھل چکا ہے، وہاں اردو جاننے والوں کے لیے بے شمار مواقع موجود ہیں۔ ہم اپنے نوجوانوں کو یہ کیوں نہیں بتاتے کہ اردو صرف میر و غالب کی غزل نہیں، بلکہ آج کے دور میں کمائی کا ایک بہت بڑا ذریعہ بھی ہے۔ مصنوعی ذہانت اور انٹرنیٹ کی اس وسیع ہوتی ہوئی دنیا میں ہر روز لاکھوں الفاظ کا مواد تیار کیا جا رہا ہے۔ ملٹی نیشنل کمپنیاں برصغیر کی ایک بہت بڑی مارکیٹ کو ہدف بنانے کے لیے اپنا مواد اردو میں ترجمہ کروا رہی ہیں۔ اس عالمی بازار میں وہی نوجوان کامیاب ہوگا جسے اپنی زبان پر عبور حاصل ہوگا۔ ہمیں نو نومبر کے موقع پر نوجوانوں کو ماضی کے قصے سنانے کے بجائے اس ڈیجیٹل مارکیٹ کا راستہ دکھانا چاہیے جہاں اردو ان کے لیے روزگار کے نئے دروازے کھول سکتی ہے۔ ہماری حالت ان لوگوں جیسی ہے جو ماضی کے مزار پر بیٹھے پرانے وقتوں کو یاد کر کے آہیں بھرتے ہیں۔ ہم آج بھی دلی اور لکھنؤ کے پرانے دور کو یاد کر کے روتے ہیں اور یہ ماننے کو قطعی تیار نہیں کہ اکیسویں صدی کے تقاضے اور رفتار بالکل بدل چکے ہیں۔ ہمیں اردو کو خلا، سائنس اور کمپیوٹر کی زبان بنانے کا عہد کرنا ہوگا۔ ایک ایسی زبان جو سوال کرنا جانتی ہو، جو آج کے جدید مسائل کا حل پیش کر سکے۔ ہم ہمیشہ یہ شکوہ کرتے نظر آتے ہیں کہ حکومتیں اردو کے لیے کچھ نہیں کر رہیں۔ یہ ایک بہت ہی کمزور سوچ ہے۔ حکومتوں کا کام سڑکیں اور عمارتیں بنانا ہوتا ہے، زبانوں کو زندہ رکھنا صرف اور صرف عوام کا کام ہے۔ کسی سرکاری دفتر سے جاری ہونے والے نوٹیفکیشن سے نہ تو کوئی زبان مرتی ہے اور نہ ہی اس میں جان پڑتی ہے۔ ہمیں یوم اردو کو ایک دن کے جشن کے بجائے اپنی روزمرہ کی عادت بنانا ہوگا۔ اس کی شروعات ہمیں بازار یا سرکاری دفتروں سے نہیں، بلکہ اپنے گھروں اور بچوں کے کمروں سے کرنی ہوگی۔ بچوں کو ان کی پسند اور دلچسپی کا مواد، کہانیاں اور جدید معلومات اردو میں مہیا کرنی ہوں گی تاکہ ان کا ذہن اپنی زبان کے ساتھ جڑ سکے۔ انہیں یہ محسوس ہونا چاہیے کہ اردو صرف نصاب کی ایک بوجھل کتاب نہیں، بلکہ ان کی روزمرہ زندگی کا ایک خوبصورت اور کارآمد حصہ ہے۔ اگر ہم نے اردو کو بازار کی ضرورت، نوجوانوں کے روزگار اور ٹیکنالوجی کی رفتار کے ساتھ جوڑ دیا، تو ہمیں اسے زندہ رکھنے کے لیے کیلنڈر پر کسی ۹ر نومبر کے آنے کا انتظار نہیں کرنا پڑے گا۔ ایک زندہ، متحرک اور روزگار دینے والی زبان اپنا راستہ خود بناتی ہے اور اسے کسی خاص دن کی محتاجی نہیں ہوتی۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم رسموں کے خول سے باہر نکلیں اور اپنی زبان کو آج کے بازار اور کل کے مستقبل کے ساتھ مضبوطی سے کھڑا کریں۔

ووٹ کا حق، شہری حقوق اور جمہوری اداروں کی ساکھ داؤ پر!

جاوید جمال الدین

ہندوستانی جمہوریت اس وقت ایک ایسے دوراہے پر کھڑی نظر آتی ہے جہاں انتخابی عمل، ووٹر کے حق رائے دہی، شہری آزادیوں اور آئینی اداروں کی غیر جانب داری سے متعلق کئی بنیادی سوالات بیک وقت سامنے آ رہے ہیں۔ مغربی بنگال کے حالیہ اسمبلی انتخابات کے بعد پیدا ہونے والا تنازع محض ایک ریاست میں سیاسی جماعتوں کی کامیابی یا ناکامی کا معاملہ نہیں رہا، بلکہ اس نے ملک کے انتخابی نظام اور الیکشن کمیشن آف انڈیا کے کردار پر ایک وسیع قومی بحث چھیڑ دی ہے۔ سابق چیف الیکشن کمشنر ایس وائی قریشی نے انتخابات کی قانونی حیثیت پر سوال اٹھایا ہے، ترنمول کانگریس کے قومی جنرل سکریٹری ابھیشیک بنرجی نے سپریم کورٹ کی ہدایات پر عمل درآمد نہ ہونے کا الزام لگایا ہے، جبکہ لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے ووٹر لسٹوں سے ناموں کے اخراج اور فلاحی اسکیموں کے فوائد کو ووٹر شناختی کارڈ سے جوڑنے کے معاملے کو شہری حقوق کے لیے خطرہ قرار دیا ہے۔ دوسری طرف ترنمول کانگریس کی رکن پارلیمنٹ مہوا موئترا نے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے مستقبل کے حوالے سے سخت طنزیہ بیان دے کر سیاسی ماحول کو مزید گرم کر دیا ہے۔ ان تمام بیانات کا مشترکہ پہلو یہ ہے کہ انتخابی فہرستوں کی خصوصی گہری نظرثانی یعنی اسپیشل انٹینسیو ریویژن (ایس آئی آر) اب محض ووٹروں کے اندراج اور ناموں کی تصحیح کا انتظامی عمل نہیں رہی، بلکہ اس کے طریقۂ کار، دائرۂ کار اور نتائج پر ملک گیر سطح پر سوالات اٹھنے لگے ہیں۔ ایسے میں ضروری ہے کہ سیاسی الزامات سے آگے بڑھ کر اس پورے معاملے کو آئینی، قانونی اور جمہوری تناظر میں سمجھا جائے۔ **ایس وائی قریشی کا دوٹوک موقف: کیا بنگال کا انتخاب قانونی طور پر درست تھا؟** سابق چیف الیکشن کمشنر ایس وائی قریشی نے 6 نومبر 2026 کو کولکاتا میں منعقدہ ہاشم عبدالحلیم میموریل لیکچر سے خطاب کرتے ہوئے مغربی بنگال کے اسمبلی انتخابات اور ایس آئی آر کے طریقۂ کار پر سنگین اعتراضات اٹھائے۔ ان سے جب پوچھا گیا کہ کیا مغربی بنگال کے انتخابات قانونی طور پر درست تھے تو انہوں نے کہا کہ ان کی رائے میں ایسا نہیں تھا۔ انہوں نے واضح کیا کہ وہ پہلے بھی کئی مرتبہ اس موقف کا اظہار کر چکے ہیں اور اب بھی اسی پر قائم ہیں۔ تاہم انہوں نے یہ بھی کہا کہ معاملہ سپریم کورٹ کے سامنے ہے اور حتمی فیصلہ عدالت ہی کرے گی۔ قریشی نے پورے انتخاب کو لازماً کالعدم قرار دینے کا مطالبہ نہیں کیا، بلکہ ان کا کہنا تھا کہ کم از کم ان حلقوں کی جانچ ہونی چاہیے جہاں ووٹر لسٹوں سے بڑے پیمانے پر نام حذف کیے جانے کا شبہ ہے۔ انہوں نے خصوصاً ان حلقوں کا ذکر کیا جہاں ان کے بقول مسلم ووٹروں کی بڑی تعداد کے نام خارج کیے جانے کی اطلاعات سامنے آئی ہیں۔ ان کا مطالبہ تھا کہ ایسے حلقوں میں دوبارہ جانچ کی جائے اور اگر انتخابی عمل میں سنگین بے ضابطگیاں ثابت ہوں تو دوبارہ پولنگ کے امکان پر بھی غور کیا جائے۔ یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ سابق چیف الیکشن کمشنر کا بیان ایک اہم آئینی تجربے کے حامل شخص کی رائے ہے، لیکن یہ کسی عدالت کا فیصلہ نہیں۔ انتخابات کو کالعدم قرار دینے یا دوبارہ پولنگ کا حکم دینے کا اختیار متعلقہ قانونی اور عدالتی طریقۂ کار کے تحت ہی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس لیے قریشی کے اعتراضات کو سنجیدہ قانونی سوالات کے طور پر دیکھنا چاہیے، نہ کہ انہیں حتمی عدالتی فیصلے کا درجہ دینا چاہیے۔ قریشی نے ایس آئی آر کے عمل کا موازنہ آسام میں قومی رجسٹر برائے شہریت (این آر سی) سے کرتے ہوئے خدشہ ظاہر کیا کہ انتخابی فہرستوں کی نظرثانی کو شہریت کی بالواسطہ جانچ کا ذریعہ بنایا جا رہا ہے۔ ان کا بنیادی اعتراض یہ تھا کہ انتخابی فہرست میں نام برقرار رکھنے کے لیے 2002 کی ووٹر لسٹ سے ربط ثابت کرنے کی شرط کئی شہریوں کے لیے مشکل پیدا کر سکتی ہے۔ ان کے مطابق کسی شخص نے اگر ماضی میں متعدد انتخابات میں ووٹ دیا ہو تو محض کسی پرانی فہرست سے تعلق ثابت نہ کر پانے کی وجہ سے اس کے حق رائے دہی پر سوال نہیں اٹھنا چاہیے۔ انہوں نے فارم 6 کے استعمال پر بھی اعتراض کیا۔ یہ فارم بنیادی طور پر نئے ووٹر کے اندراج کے لیے استعمال ہوتا ہے، جبکہ پہلے سے ووٹر رہ چکے افراد کے نام غلطی سے حذف ہونے کی صورت میں انہیں اسی راستے سے دوبارہ اندراج کرانے پر مجبور کرنا قانونی اور عملی مشکلات پیدا کر سکتا ہے۔ قریشی کے مطابق ایسے افراد سے یہ اعلان لینا کہ وہ پہلی مرتبہ ووٹر بن رہے ہیں، جبکہ وہ ماضی میں کئی انتخابات میں ووٹ ڈال چکے ہیں، مناسب نہیں۔ ان کا مطالبہ ہے کہ غلطی سے حذف کیے گئے ناموں کی بحالی کے لیے الگ، تیز رفتار اور مؤثر نظام ہونا چاہیے۔ یہ اعتراض اس لیے اہم ہے کہ انتخابی فہرستوں کی اصلاح کا مقصد اہل ووٹروں کو شامل کرنا ہونا چاہیے، نہ کہ دستاویزی پیچیدگیوں کے باعث انہیں انتخابی عمل سے باہر کر دینا۔ کسی شہری کی شناخت یا شہریت سے متعلق سوالات کا فیصلہ بھی متعلقہ قانون کے مطابق ہونا چاہیے، انتخابی فہرست کی نظرثانی کو شہریت کی عمومی جانچ کا متبادل نہیں بنایا جا سکتا۔ **الیکشن کمیشن: ایک فرد نہیں، اجتماعی آئینی ادارہ:** قریشی نے الیکشن کمیشن کے اندر فیصلے کرنے کے طریقۂ کار پر بھی توجہ دلائی۔ ان کا کہنا تھا کہ چیف الیکشن کمشنر بذات خود پورا الیکشن کمیشن نہیں ہوتا۔ کمیشن ایک اجتماعی ادارہ ہے اور اس کے فیصلے اجتماعی مشاورت سے ہونے چاہئیں۔ پہلے اتفاق رائے پیدا کرنے کی کوشش کی جائے اور اگر ایسا ممکن نہ ہو تو اکثریت کی بنیاد پر فیصلہ کیا جائے۔ یہ بیان اس پس منظر میں اہمیت اختیار کر گیا ہے کہ انڈین ایکسپریس کی ایک رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ الیکشن کمشنر سکھبیر سنگھ سندھو اور وویک جوشی نے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے بعض فیصلوں اور اقدامات پر کم از کم 14 مرتبہ تحریری اعتراضات درج کرائے۔ ان اعتراضات کا تعلق ایس آئی آر کے دوران انتظامی فیصلوں، فارم 6 میں تبدیلیوں، انتخابی فہرستوں کے سافٹ ویئر، اپیلوں اور کمیشن کے اندر اختیارات کی تقسیم جیسے معاملات سے بتایا گیا۔ قریشی نے اسی تناظر میں کہا کہ چیف الیکشن کمشنر کو اپنے طور پر پورے کمیشن کی نمائندگی کرنے کا اختیار حاصل نہیں۔ چیف الیکشن کمشنر اور دیگر دو الیکشن کمشنرز ایک ہی آئینی ادارے کے ارکان ہیں۔ چیف الیکشن کمشنر اینڈ دیگر الیکشن کمشنرز ایکٹ 2023 کی دفعہ 18 کے مطابق کمیشن کے معاملات میں حتی الامکان اتفاق رائے کی کوشش کی جانی چاہیے اور اختلاف کی صورت میں اکثریت کی رائے فیصلہ کن ہوتی ہے۔ الیکشن کمیشن کی جانب سے اس معاملے پر یہ موقف سامنے آیا کہ اہم فیصلے تینوں ارکان کی منظوری سے متفقہ طور پر کیے گئے ہیں اور مختلف آرا یا تحریری مشوروں کو ادارہ جاتی اختلاف کا ثبوت نہیں سمجھنا چاہیے۔ اس وضاحت کو بھی پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ تاہم اگر کمیشن کے ارکان کے درمیان اختلافات اور تحریری اعتراضات موجود ہیں تو ان کی نوعیت اور ان پر کی گئی کارروائی کے بارے میں شفاف معلومات فراہم کرنا ادارے کے مفاد میں ہوگا۔ انتخابی ادارے کی ساکھ صرف اس کے آئینی اختیار سے نہیں بلکہ اس کے طرز عمل، فیصلوں اور شفافیت سے قائم ہوتی ہے۔

ابھیشیک بنرجی کی عدلیہ اور انتخابی عمل پر تنقید: مغربی بنگال کے انتخابی تنازع کو مزید شدت اس وقت ملی جب ترنمول کانگریس کے قومی جنرل سیکریٹری اور رکن پارلیمنٹ ابھیشیک بنرجی نے اپنی جماعت کی شکست کے لیے بی جے پی کے بجائے سپریم کورٹ کے کردار پر سوال اٹھائے۔ ان کا کہنا تھا کہ ان کی پارٹی نے ملک کی اعلیٰ ترین عدالت کی ہدایات پر اعتماد کیا تھا لیکن انتخابی عمل میں ان ہدایات پر مکمل عمل درآمد نہیں ہوا۔ ابھیشیک بنرجی نے خصوصاً ووٹوں کی گنتی سے قبل رینڈمائزیشن کے طریقۂ کار کا حوالہ دیا۔ ان کا دعویٰ تھا کہ سپریم کورٹ نے 2 مئی کو گنتی سے قبل ضروری کارروائی اور افسران کی شمولیت سے متعلق ہدایات دی تھیں، جبکہ ووٹوں کی گنتی 4 مئی کو ہونی تھی۔ ان کے مطابق اس عمل میں ریاستی اور مرکزی حکومت کے افسران کی شمولیت ضروری تھی، لیکن ریاستی حکومت کے افسران کو مطلوبہ نمائندگی نہیں دی گئی۔ انہوں نے گنتی کے عمل، نتائج کے اعلان اور ای وی ایم مشینوں کے بارے میں بھی سوالات اٹھائے۔ ان کا الزام تھا کہ انتخابی نتائج کے بعد ایک ماہ کے اندر ای وی ایم مشینوں کو تلف کر دیا گیا، جبکہ اس معاملے میں شفافیت کے تقاضے پورے نہیں کیے گئے۔ انہوں نے چیف الیکشن کمشنر سے مطالبہ کیا کہ گنتی مراکز کی سی سی ٹی وی فوٹیج جاری کی جائے تاکہ عوام خود دیکھ سکیں کہ وہاں کیا ہوا تھا۔ ابھیشیک بنرجی نے حکومت اور الیکشن کمیشن کو چیلنج کیا کہ اگر ان کے الزامات غلط ہیں تو ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ وہ سپریم کورٹ میں ذاتی طور پر اپنا موقف پیش کرنے کے لیے تیار ہیں اور چاہتے ہیں کہ عدالتی کارروائی براہ راست نشر ہو تاکہ عوام بھی پورا معاملہ دیکھ سکیں۔ ان کے بیانات میں عدلیہ کے بارے میں سخت تنقید بھی شامل تھی، تاہم انہوں نے یہ بھی کہا کہ انہیں عدلیہ پر اعتماد ہے اور وہ اس کا احترام کرتے ہیں۔ یہاں یہ فرق برقرار رکھنا ضروری ہے کہ عدالتی حکم پر عمل درآمد نہ ہونے کا الزام اور عدلیہ کے ادارے کی مجموعی حیثیت پر سوال اٹھانا دو الگ معاملات ہیں۔ اگر کسی حکم کی خلاف ورزی ہوئی ہے تو اس کے لیے توہین عدالت، نظرثانی یا دیگر قانونی راستے موجود ہیں۔ ان الزامات کی حقیقت کا تعین بھی عدالت اور متعلقہ ریکارڈ کی جانچ سے ہی ہو سکتا ہے۔ ابھیشیک بنرجی نے مغربی بنگال میں پولیس اور سرکاری مشینری کے مبینہ سیاسی استعمال کا الزام لگاتے ہوئے ریاست کو پولیس اسٹیٹ میں تبدیل کرنے کا دعویٰ بھی کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ سیاسی مخالفین کے خلاف کارروائیوں اور انتظامی مشینری کے استعمال سے جمہوری اداروں کی آزادی متاثر ہو رہی ہے۔ ان الزامات کی آزادانہ اور غیر جانب دارانہ جانچ ضروری ہے، کیونکہ کسی بھی حکومت کو پولیس یا انتظامیہ کو سیاسی مخالفین کے خلاف استعمال کرنے کا اختیار نہیں ہونا چاہیے۔ دوسری طرف سیاسی الزامات کو بھی شواہد اور قانونی کارروائی کے ذریعے ثابت کرنا لازم ہے۔ مغربی بنگال کے انتخابی تنازع کے ساتھ ہی ایک دوسرا معاملہ قومی سیاست کے مرکز میں آ گیا ہے، جس نے ایس آئی آر اور ووٹر شناختی کارڈ کی اہمیت کو ایک نئے زاویے سے موضوع بحث بنا دیا ہے۔ مرکزی وزیر برائے پنچایتی راج راجیو رنجن سنگھ عرف للن سنگھ نے گزشتہ ہفتے ایک قومی ورکشاپ سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ ان کی وزارت کی بعض اسکیموں کے تحت مستفیدین کی شناخت اور ادائیگی کے عمل میں آدھار کے بجائے ووٹر شناختی کارڈ کے ای پی آئی سی نمبر اور بایومیٹرک تصدیق کو استعمال کیا جائے گا۔ اس بیان کے بعد کانگریس اور دیگر اپوزیشن جماعتوں نے تشویش ظاہر کی کہ اگر سرکاری فلاحی اسکیموں کے فوائد کو ووٹر لسٹ میں نام موجود ہونے سے مشروط کر دیا گیا تو ایس آئی آر کے دوران جن افراد کے نام حذف ہوں گے، انہیں صرف ووٹ دینے کے حق سے محرومی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا بلکہ ان کی دوسری سرکاری مراعات بھی متاثر ہو سکتی ہیں۔ لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے اس معاملے کو ایک گہری سازش قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ محض ووٹ کی چوری نہیں بلکہ شہریوں کے حقوق کی چوری کا منصوبہ ہے۔ ان کے مطابق ایس آئی آر کے نام پر کروڑوں افراد کے نام ووٹر لسٹوں سے حذف کیے جا رہے ہیں اور اگر اس عمل کو نہیں روکا گیا تو مستقبل میں مزید شہری اس کی زد میں آ سکتے ہیں۔ انہوں نے خدشہ ظاہر کیا کہ اگر ووٹر شناختی کارڈ کو سرکاری اسکیموں کے فوائد حاصل کرنے کی لازمی شرط بنا دیا گیا تو جن غریبوں، مزدوروں، بزرگوں اور کمزور طبقات کے نام انتخابی فہرست سے خارج ہو جائیں گے، ان کے لیے راشن، پنشن، رہائش، منریگا اور دیگر سہولتوں کا حصول بھی مشکل ہو سکتا ہے۔ راہل گاندھی نے اپنے بیان میں واضح کیا کہ ووٹ دینا شہری کا حق ہے، کوئی شرط نہیں، اور کسی غریب کی پنشن کو اس کے ووٹر کارڈ کا پابند نہیں بنایا جا سکتا۔ ان کا بنیادی خدشہ یہ ہے کہ اگر انتخابی فہرستوں کو سیاسی مقاصد کے لیے استعمال کیا گیا تو اس کے اثرات محض انتخابات تک محدود نہیں رہیں گے بلکہ عام شہری کی روزمرہ زندگی اور اس کے بنیادی حقوق تک پہنچ سکتے ہیں۔ تاہم اس معاملے میں مرکزی وزیر کی وضاحت کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ 6 نومبر کو للن سنگھ نے کہا کہ پردھان منتری وکست گرام سوراج یوجنا کے تحت پنچایتی نمائندوں اور متعلقہ افراد کی تربیت کے لیے ان کی شناخت ای پی آئی سی نمبر اور آدھار پر مبنی بایومیٹرک تصدیق کے ذریعے کی جائے گی۔ ان کے مطابق مقصد حقیقی مستحقین تک فوائد پہنچانا اور درمیانی افراد کی مداخلت روکنا ہے۔ انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ راہل گاندھی نے ان کے بیان کو غلط انداز میں پیش کیا ہے۔ اس لیے فی الحال یہ کہنا درست نہیں ہوگا کہ ملک کی تمام مرکزی فلاحی اسکیموں میں آدھار ختم کر کے ووٹر شناختی کارڈ لازمی کر دیا گیا ہے۔ البتہ وزیر کے بیان اور اپوزیشن کے خدشات نے ایک اہم آئینی سوال ضرور پیدا کر دیا ہے کہ کیا انتخابی فہرست میں نام کی موجودگی کو کسی شہری کی دوسری سرکاری مراعات کے حصول کی شرط بنایا جا سکتا ہے؟ اصولی طور پر کسی شخص کا ووٹر ہونا اور کسی فلاحی اسکیم کے تحت مستحق ہونا دو الگ معاملات ہیں۔ ووٹر لسٹ میں نام نہ ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ اس شخص کی شہریت، پنشن یا کسی دوسری قانونی سہولت کا حق خود بخود ختم ہو گیا۔ حکومت کو یہ واضح ضمانت دینی چاہیے کہ انتخابی فہرستوں کی نظرثانی کے سبب کوئی مستحق شہری بنیادی سہولتوں سے محروم نہیں ہوگا۔

بقیہ آئندہ شمارے میں پڑھیئے۔۔

عرب ریڈنگ چیلنج: دنیا کا سب سے بڑا ادبی مقابلہ

محمد ہاشم القاسمی
(خادم دارالعلوم پاڑا ضلع پرولیا مغربی بنگال)
رابطہ: 9933598528



عرب ریڈنگ چیلنج دنیا میں اپنی نوعیت کا سب سے بڑا ادبی مقابلہ شمار ہوتا ہے، عرب ریڈنگ چیلنج (دسویں سیزن) کا یہ فائنل اور حتمی تقریب 29 اکتوبر 2026 کو دبئی ورلڈ ٹریڈ سینٹر میں منعقد کی گئی تھی۔ جس کے دسویں سیزن میں 60 ممالک کے 4 کروڑ سے زائد اسکول کے بچوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا۔ یہ محض چند بچوں کا مقابلہ نہیں، بلکہ عالمی سطح پر قلم کی طاقت، تخیل کی پرواز اور نئی نسل کے ادبی ذوق کا ایک بے مثال اجتماع تھا۔ متحدہ عرب امارات کے شیخ محمد بن راشد المکتوم گلوبل انیشی ایٹو کے تحت منعقد کیا جانے والا یہ ایک ایسا عالمی منصوبہ ہے جس کا مقصد عربی زبان اور مطالعے کی روایت کو احیا کرنا، اور نئی نسل میں کتابوں سے گہرا تعلق استوار کرنا ہے۔ یہ مقابلہ اس بات کا ترجمان ہے کہ ایک قوم کی ترقی اور فکری بلندی کے لیے "کتاب" کلیدی حیثیت رکھتی ہے۔ عرب ریڈنگ چیلنج کا دسویں سیزن اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ علم کی پیاس سرحدوں کی قید سے آزاد ہے۔ دنیا بھر کے 60 مختلف ممالک سے 4 کروڑ سے زائد طلبہ کا اس میں شریک ہونا یہ ظاہر کرتا ہے کہ ڈیجیٹل دور میں بھی کتاب سے محبت کرنے والوں کا دائرہ وسیع ہو رہا ہے۔ اس عالمی اجتماع نے طلبہ کے درمیان علمی مسابقت کا ایک صحت مند ماحول پیدا کیا ہے، جہاں ہر بچہ زیادہ سے زیادہ کتابیں پڑھ کر اپنے فکری افق کو وسیع کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ آج کے اس ڈیجیٹل دور میں جہاں نوجوان نسل سوشل میڈیا اور اسکرین کے بیڑیوں میں جکڑی ہوئی ہے، یہ مقابلہ بچوں کو دوبارہ کتابوں اور قلم کی دنیا کی طرف کھینچ کر لانے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ مطالعہ صرف معلومات میں اضافہ نہیں کرتا، بلکہ یہ تنقیدی سوچ، تخلیقی صلاحیتوں اور زبان و بیان کی پختگی کو بھی جلا بخشتا ہے۔ جب ایک بچہ اس طرح کے بڑے ادبی مقابلوں کا حصہ بنتا ہے، تو اس میں خود اعتمادی اور اظہارِ خیال کی صلاحیت بیدار ہوتی ہے۔ عرب ریڈنگ چیلنج جیسے اقدامات محض ایک مقابلہ نہیں بلکہ ایک تحریک ہیں جو آنے والی نسلوں کو ایک باشعور، باصلاحیت اور علم دوست معاشرہ بنانے کی راہ دکھاتی ہیں۔ اگر قلم اور کتاب کا یہ سفر یوں ہی جاری رہا، تو دنیا کے ہر کونے میں روشن خیالی اور فکری بیداری کا ایک نیا سورج طلوع ہوگا۔ عرب ریڈینگ کمپٹیشن جس کا عربی نام (تحدی القراءۃ العربی) ہے کے دسویں سیزن میں مصر سے تعلق رکھنے والی گیارہ سالہ طالبہ "میار محمد رجب عثمان الشوزبجی" نے شاندار کامیابی حاصل کرتے ہوئے دنیا بھر کے کروڑوں طلباء کو پیچھے چھوڑ کر پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔ میار محمد رجب عثمان الشوزبجی کی عمر: 11 سال ہے اور وہ چھٹی جماعت (الصف السادس الابتدائی) میں زیر تعلیم ہے۔ مصر کے صوبے کفر الشیخ سے تعلق رکھتی ہے۔ یہ مقابلہ دنیا کا سب سے بڑا قراءت کا مقابلہ مانا جاتا ہے جس کے دسویں ایڈیشن میں دنیا بھر کے 60 ممالک سے 40 ملین (4 کروڑ) سے زائد طلباء نے حصہ لیا تھا۔ میار نے اس مقابلے کے دوران 60 سے 70 کے قریب کتابیں پڑھیں اور ان کے فکری و تجزیاتی نچوڑ کو کامیابی سے پیش کیا۔ دبئی میں منعقدہ ایک پروقار تقریب میں متحدہ عرب امارات کے نائب صدر، وزیرِ اعظم اور دبئی کے حکمراں شیخ محمد بن راشد آل مکتوم نے انہیں فاتح قرار دیا اور اپنے ہاتھ سے ٹرافی کے ساتھ اپنا ذاتی بیج بھی ان کے سینے پر سجایا، جو کہ ایک انتہائی جذباتی اور یادگار لمحہ تھا۔ اس اعزاز کے ساتھ انہیں 5 لاکھ درہم (AED 500000) کی بڑی انعامی رقم سے نوازا گیا۔ میار محمد رجب عثمان الشوزبجی نے اعلان کیا کہ وہ اس انعامی رقم کا ایک حصہ اپنے اسکول میں ایک چھوٹی سی لائبریری بنانے کے لیے استعمال کریں گی تاکہ وہاں کے دوسرے طلبا کو بھی مطالعہ اور کتابوں تک رسائی کا بہترین ماحول مل سکے۔ میار محمد رجب عثمان الشوزبجی نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ان کا تعلق فرعونوں اور تہذیب کی دھرتی مصر سے ہے اور وہ عرب دنیا کے دل کی نمائندگی کرتے ہوئے کتابوں سے اپنا یہ رشتہ ہمیشہ قائم رکھیں گی۔ عام طور پر دبئی اور یو اے ای کی پہچان پرتعیش عمارتوں، فیشن، جدید ترین ٹیکنالوجی اور شاپنگ کے مراکز کی وجہ سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کی سب سے بڑی اور مشکل ترین فکری تحریک کے لیے اس کا انتخاب ایک حیرت انگیز اور دوررس اقدام ہے۔ دبئی کے حکمراں شیخ محمد بن راشد آل مکتوم نے "تحدی القراءۃ العربی" (عرب ریڈینگ کمپٹیشن) کا آغاز اسی سوچ کے تحت کیا تھا کہ ایک قوم کی اصل ترقی اس کی مادی شان و شوکت سے نہیں بلکہ اس کے علم، فکری بیداری اور کتاب دوستی سے جڑی ہوتی ہے۔ اس پروجیکٹ کے نمایاں اور منفرد پہلو درج ذیل ہیں: 1 اس مقابلے کا بنیادی مقصد عرب دنیا کے بچوں اور نوجوانوں میں مطالعے کی عادت کو دوبارہ زندہ کرنا، عربی زبان سے ان کا رشتہ مضبوط کرنا اور تنقیدی و تجزیاتی سوچ کو فروغ دینا ہے۔ اس کا مقصد یہ ثابت کرنا ہے کہ ڈیجیٹل اسکرینز اور سوشل میڈیا کے اس دور میں بھی کتاب بچوں کی بہترین دوست بن سکتی ہے اور نئی نسل کو تخلیقی سوچ کی طرف راغب کیا جا سکتا ہے۔ 2. یہ دنیا میں اپنی نوعیت کا سب سے بڑا ادبی مقابلہ ہے جس کے دسویں سیزن میں 60 ممالک کے 4 کروڑ سے زائد اسکول کے بچوں نے حصہ لیا۔ اس مقابلے کا اصول یہ ہے کہ ہر طالب علم کو ایک مخصوص مدت میں درجنوں کتابیں پڑھنی ہوتی ہیں، ان کے نوٹس بنانا ہوتے ہیں اور پھر ان پر ججوں کے سامنے سوالات کے جوابات دینے ہوتے ہیں۔ اس سے بچوں کی یادداشت اور مطالعے کی گہرائی میں زبردست اضافہ ہوتا ہے۔ 3. اس مقابلے میں کامیاب ہونے والے طلباء، اساتذہ اور اسکولوں کے لیے کروڑوں درہم کے انعامات رکھے جاتے ہیں۔ فاتح طالب علم (جیسا کہ مصر کی گیارہ سالہ میار محمد رجب) کو لاکھوں درہم کی انعامی رقم دی گئی تاکہ نہ صرف وہ طالب علم بلکہ اس کا پورا خاندان اور اسکول علمی سرگرمیوں کی طرف متوجہ ہو۔ حکومتی سرپرستی کی وجہ سے یہ صرف ایک رسمی تقریب نہیں رہتی بلکہ اس کے ذریعے ہر اسکول میں لائبریریوں کا نیٹ ورک مضبوط ہوتا ہے، کتابیں سستی اور عام فہم انداز میں بچوں تک پہنچائی جاتی ہیں۔ دبئی کی یہ کوشش دنیا بھر کے لیے ایک بہترین مثال ہے کہ کس طرح ایک جدید اور ترقی یافتہ معاشرہ مادی ترقی کے ساتھ ساتھ فکری اور تعلیمی بنیادوں کو مضبوط کر سکتا ہے۔ اس مقابلے کا آغاز 2015ء میں متحدہ عرب امارات کے نائب صدر، وزیر اعظم اور دبئی کے حکمراں شیخ محمد بن راشد آل مکتوم کی سرپرستی میں کیا گیا تھا۔ اور اس کا مقصد عرب دنیا اور دنیا بھر میں عربی زبان بولنے والے یا عربی میں دلچسپی رکھنے والے بچوں اور نوجوانوں میں مطالعے کے رجحان کو زندہ کرنا، فکری بیداری پیدا کرنا اور کتاب کو ایک بار پھر زندگی کا لازمی حصہ بنانا ہے۔ یہ مقابلہ کسی ایک امتحان پر مشتمل نہیں ہوتا، بلکہ اس میں سال بھر ایک طویل اور سخت تعلیمی سفر طے کرنا پڑتا ہے، جو عموماً درج ذیل مراحل سے گزرتا ہے: سب سے پہلے طلبا اپنے اپنے اسکولوں میں کتابیں پڑھنا شروع کرتے ہیں۔ ہر طالب علم کو ایک مخصوص تعداد میں (عموماً 10 سے زیادہ) کتابیں پڑھ کر ان کا خلاصہ تیار کرنا ہوتا ہے۔ اسکے بعد اسکول کے فاتحین ضلعی یا علاقائی سطح پر مقابلہ کرتے ہیں، جہاں جج طلباء کی مطالعہ کردہ کتابوں پر گرفت، ان کے تجزیاتی شعور اور بات چیت کے انداز کو پرکھتے ہیں۔

پھر ہر ملک کے بہترین طلبا قومی سطح پر مقابلہ کرتے ہیں اس کے لئے تمام ممالک کے فاتحین دبئی پہنچتے ہیں، جہاں بین الاقوامی ججز کے سامنے سخت علمی اور فکری مقابلوں کے بعد دنیا کے حتمی فاتح (چیمپئن) کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ اس میں صرف کتابوں کی تعداد نہیں دیکھی جاتی، بلکہ جج یہ بھی دیکھتے ہیں کہ طالب علم نے کتابوں سے کیا سیکھا، اس کی زبان پر کتنی گرفت ہے اور وہ مشکل فکری خیالات کو کتنے اچھے انداز میں بیان کر سکتا ہے۔ اس مقابلے میں صرف طلبا ہی نہیں بلکہ بہترین کارکردگی دکھانے والے اساتذہ اور اسکولوں کو بھی کروڑوں روپے کے انعامات سے نوازا جاتا ہے تاکہ تعلیمی اداروں میں کتاب دوست ماحول کو فروغ مل سکے۔ یہ مقابلہ اس بات کا عملی ثبوت ہے کہ دبئی جیسے جدید شہر نے مادی ترقی کے ساتھ ساتھ فکری اور تعلیمی سرمایہ کاری کو ہمیشہ ترجیح دی ہے۔ تحدی القراءۃ العربی میں طلباء کے انتخاب اور جانچ کا طریقہ کار انتہائی منظم، شفاف اور علمی معیار پر مبنی ہوتا ہے۔ اس کی تفصیلی معلومات درج ذیل ہیں: 1. اس مقابلے کے لیے کسی ایک طے شدہ نصابی کتاب یا مخصوص فہرست کو پڑھنا لازمی نہیں ہوتا، بلکہ طلباء کو اپنی پسند کے مطابق کتابیں منتخب کرنے کی کھلی آزادی ہوتی ہے۔ تاہم، کتابوں کے انتخاب کے لیے چند بنیادی اصول قائم کیے گئے ہیں۔ مثلاً کتابیں موضوع اور زبان کے لحاظ سے معیاری ہونی چاہئیں۔ وہ گالی گلوچ، منفی نظریات یا غیر اخلاقی مواد سے پاک ہوں۔ متنوع موضوعات پر مشتمل طلباء کو کیمرہ، سائنس، تاریخ، ادب، سوانح حیات، سیلف ہیلپ اور اسلامی کلچر جیسے مختلف شعبوں کی کتابیں پڑھنے کی ترغیب دی جاتی ہے تاکہ ان کی فکر ہمہ جہت ہو سکے۔ اس میں مرحلہ وار کتابوں کی ضخامت اور علمی سطح بڑھتی جاتی ہے مثلاً ابتدائی کلاسوں کے بچوں کے لیے مختصر قصے اور بڑی کلاسوں کے طلباء کے لیے مکمل اور فکری کتابیں۔ اس پروگرام میں شرکت کرنے والے ہر طالب علم کو ایک خاص کتابچہ (پاسپورٹ) دیا جاتا ہے، جس میں وہ پڑھی گئی 10 کتابوں کے نام، ان کے مصنف اور ان کے اہم نکات/خلاصہ درج کرتا ہے۔ کل 5 پاسپورٹ (یعنی 50 کتابیں) مکمل کرنا بنیادی ہدف ہوتا ہے۔ جب بچہ طے شدہ کتابیں پڑھ لیتا ہے، تو ججوں کی کمیٹی ان کا جائزہ درج ذیل پیمانوں پر لیتی ہے: کیا طالب علم نے کتاب کے اصل مفہوم، اس کے پیغام اور مرکزی خیال کو درست سمجھا ہے؟ تنقیدی اور تجزیاتی سوچ طالب علم سے پوچھا جاتا ہے کہ "اگر آپ اس کتاب کے مصنف ہوتے تو اس کا انجام کیا رکھتے؟" یا "آپ کو اس کتاب کی کس بات سے اختلاف ہے؟" زبان اور فصاحت طالب علم کی عربی زبان (فصحی) پر گرفت، الفاظ کا انتخاب اور بات چیت میں خود اعتمادی دیکھی جاتی ہے۔ طالب علم پوری کتاب کے نچوڑ کو چند جملوں میں کتنا جامع اور دلکش انداز میں پیش کر سکتا ہے۔ اس مقابلے میں صرف وہی بچے آگے بڑھ پاتے ہیں جو کتابوں کو صرف "رٹتے" نہیں ہیں، بلکہ کتابوں میں موجود خیالات کو اپنی عملی زندگی، روزمرہ رویوں اور سوچ کے ساتھ جوڑنا سیکھ جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ 11 سالہ میار محمد رجب عثمان الشوزبجی جیسی طالبہ 70 کے قریب کتابوں کا گہرا مطالعہ کر کے دنیا بھر کے کروڑوں بچوں میں ممتاز مقام حاصل کر سکیں۔ تحدی القراءۃ العربی کا پاسپورٹ سسٹم اور کتابوں کی تلخیص (خلاصہ) کا طریقہ کار اس پورے مقابلے کی بنیادی روح ہے۔ یہ سسٹم بچوں کو منظم انداز میں مطالعہ کرنے اور اپنے فکری سفر کو درج کرنے میں مدد دیتا ہے۔ پاسپورٹ سسٹم ایک مرحلہ وار تعلیمی ٹریکر کی طرح کام کرتا ہے جس کا مقصد طالب علم کے لیے 50 کتابوں کے ہدف کو آسان اور دلچسپ بنانا ہے۔ اس مقابلے میں کل 5 پاسپورٹ ہوتے ہیں، اور ہر پاسپورٹ میں 10 کتابوں کی جگہ ہوتی ہے۔ سرخ پاسپورٹ: پہلی 10 کتابیں مکمل کرنے کے لیے۔ ہرا پاسپورٹ: 11 سے 20 کتابیں مکمل کرنے کے لیے۔ نیلا پاسپورٹ: 21 سے 30 کتابیں مکمل کرنے کے لیے۔ سلور/چاندی پاسپورٹ: 31 سے 40 کتابیں مکمل کرنے کے لیے۔ گولڈ/سنہری پاسپورٹ: 41 سے 50 کتابیں مکمل کرنے کے لیے۔ سنہری پاسپورٹ مکمل کرنا اس بات کی علامت ہوتا ہے کہ طالب علم نے 50 کتابیں کامیابی سے پڑھ کر ان کا خلاصہ لکھ لیا ہے، جس کے بعد وہ ملکی اور بین الاقوامی سطح کے مقابلے کے لیے اہل ہو جاتا ہے۔ پاسپورٹ میں صرف کتاب کا نام نہیں لکھا جاتا بلکہ ہر کتاب کے لیے ایک مخصوص فارم یا صفحہ ہوتا ہے جس میں خلاصہ لکھنا ہوتا ہے۔ ایک معیاری خلاصہ درج ذیل بنیادی نکات پر مشتمل ہوتا ہے: کتاب کا عنوان، مصنف کا نام، ناشر کا نام اور صفحات کی تعداد، کتاب کس موضوع پر ہے (سائنس، ادب، تاریخ، سوانح حیات وغیرہ)؟ مصنف اس کتاب کے ذریعے کیا بنیادی پیغام دینا چاہتا ہے؟ کہانی یا فکری تحریر کے اہم ترین واقعات، نظریات یا اسباب۔ خلاصہ مختصر، جامع اور طالب علم کے اپنے الفاظ میں ہونا چاہیے (کتاب کے جملے من و عن نقل کرنا منع ہے)۔ اس کتاب سے طالب علم نے کیا نیا سیکھا؟ کون سا کردار یا خیال سب سے زیادہ پسند آیا اور کیوں؟ کیا طالب علم مصنف کے کسی خیال سے اختلاف رکھتا ہے؟ جب جج بچوں کا انٹرویو کرتے ہیں، تو وہ پاسپورٹ میں درج خلاصوں کے حوالے سے درج ذیل باتوں کی جانچ کرتے ہیں: خلاصہ فصیح اور درست عربی میں لکھا گیا ہو اور گرامر کی غلطیاں نہ ہوں۔ کیا بچہ خلاصے سے ہٹ کر کتاب کے بارے میں پوچھے گئے سوالات کا گہرائی سے جواب دے سکتا ہے؟ محض کہانی کو دہرانے کے بجائے اس کے پیچھے چھپے فکری و اخلاقی پہلوؤں کو بیان کرنے کی صلاحیت وغیرہ۔



زندگی اللہ سے ڈر کر بسر کرنا، آخرت کی پونجی جمع کرنا دانشمندی ہے: محمد عبدالحفیظ اسلامی



حیدرآباد 7 / نومبر۔ (پریس ریلیز): موت کے وقت انسان تمنا کرے گا کہ اے اللہ مجھے دنیا میں جینے کی تھوڑی مہلت دے، میں صدقہ و خیرات کرکے صالحین میں شمار کیا جاؤں۔ اسوقت کہا جائے گا کہ کسی کی موت کا وقت آجائے تو ایک لمحہ بھر کے لیے یہ عجلت ہے نہ تاخیر۔ دنیا کی فانی زندگی کو باقی رہنے والی آخرت پر ترجیح دینا بے عقلی ہے، اللہ تعالی سے حقیقی طور پر ڈر کر شب و روز گزارنا دانشمندانہ عمل ہے۔ ان خیالات کا اظہار خطیب مسجد صالحہ قاسم، و معروف کالم نگار مولانا محمد عبدالحفیظ اسلامی اپنے خطاب میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالی کی نظر میں صدقات کی بہت بڑی قدر قیمت ہے۔ وہ آدمی بڑا نصیب ہے جو اللہ کے عطا کردہ مال کو اللہ کی راہ میں اس کی خوشنودی کی خاطر خرچ نہ کرے۔ مولانا اسلامی نے یہ بات بھی بتلائی کہ جو آدمی اپنی آخرت بنانے کے لیے دنیا میں کوشاں رہے گا وہ ہمیشہ قائم رہنے والی اخروی حیات میں خوش و خرم زندگی گزارے گا، ورنہ کوئی شخص بھی مال و جائیداد، بنک بیلنس، خدا کی بندگی سے غافل اور احکام الہی و نبوی تعلیمات سے منہ موڑتے ہوئے، اولاد کی محبت میں گرفتار ہو کر جمع کرے گا یہی مال اسکے حق میں وبال جان اور فتنہ بن جاتا ہے، عقلمند آدمی وہ ہے جو دوسروں کی دنیا بنانے اپنی آخرت کو برگز تباہ نہ کرے۔ مولانا اسلامی اس بات کی تلقین بھی فرماء، بندے مومن کی شان یہ ہے کہ اللہ نے اسے جو مال و دولت سے سرفراز کیا ہیا سے اپنے ماناپ قرابت داروں، یتیموں مسکینوں محتاجوں، بیماروں بیواؤں اور روزگار سے محروم لوگوں پر، اپنی زندگی ہی میں خرچ کرلے، تاکہ صالح لوگوں میں شمار کیا جا کر اخرت میں کامیاب ہوسکے، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین سے سبق سیکھنا چاہیے کہ جو ہمارے لئے انہوں نے بہترین مثال قائم فرمادی، ان بزرگوں نے جہاں اپنے مہاجرین بھائیوں کی دل کھول کر نصرت فرماء وہیں دین کی اقامت و سربلندی کی خاطر ہر طرح کی جانی و مالی قربانی پیش کی جو رہتی دنیا تک اہل ایمان کے لیے بہترین و عظیم درس ہے۔ آخر میں مولانا محمد عبدالحفیظ اسلامی ایک اہم بات کی طرف متوجہ فرمایا کہ ایک مسلمان کی یہ روش ہو ہی نہیں سکتی کہ وہ اپنے بیوی بچوں میں عیش و عشرت کی زندگی گزارے اور دیگر مفلوک الحال رشتہ داروں کو یوں ہی بے یار و مدد گار، حالات کے رحم کرم پر دھکے کھاتا چھوڑ دے۔ جبکہ قیامت میں آدمی کے پیر اس وقت تک ہٹ نہیں سکتے جب تک اس سے چار سوالات نہ پوچھے جائیں۔ اپنی عمر کہاں کھپایا، جوانی کن مصرفیات میں خرچ کی، مال کہاں سے کمایا اور کہاں صرف کیا، آخری چیز حصول علم کے بعد کتنا اس پر عمل کیا؟۔ انہوں یہ بات بھی بتلائی کہ اللہ تعالی ابن آدم سے فرماتا ہے تم خرچ کرو تا کہ تم پر خرچ کیا جائے، لوگوں کے لئے آسانیاں پیدا کرنا انہیں مشکلات سے باہر نکالنا انسانی معاشرے کے لئے ضروری ہے۔ یہ بات ہم سب یاد رکھیں کہ یہ دنیا صرف برتنے کا سامان ہے۔ دنیا میں رہتے ہوئے آخرت کی کھیتی تیار کرنا، اور اسے اپنے حسن عمل سے خوب سیراب کرنا چاہیے۔

ڈاکٹر عمار رضوی کی وزیر دفاع راجناتھ سنگھ سے اہم ملاقات

۱۱۰ کروڑ روپے کے ریلوے اوور برج کی منظوری پر اظہارِ تشکر، سنگِ بنیاد کی تقریب میں شرکت کی دعوت دی



لکھنؤ: ۷ نومبر (پریس ریلیز): اتر پردیش کے سابق کارگزار وزیر اعلیٰ اور آل انڈیا مائناریٹیز فورم فارڈیموکریسی کے قومی صدر ڈاکٹر عمار رضوی نے مرکزی وزیر دفاع راجناتھ سنگھ سے ان کی رہائش گاہ 17، اکبر روڈ، نئی دہلی پر ملاقات کی۔ اس موقع پر انہوں نے وزیر دفاع کو دیوالی کی مبارک باد پیش کی اور ملک کو خود کفالت کی راہ پر آگے بڑھانے کی کوششوں پر نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ ملاقات کے دوران سیتا پور سمیت اتر پردیش کی ترقی سے متعلق مختلف اہم امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ ڈاکٹر رضوی نے بتایا کہ ان کی درخواست پر مرکزی وزیر برائے سڑک ٹرانسپورٹ و شاہراہ نتن گڈکری نے لکھنؤ سے محمود آباد روڈ پر 110 کروڑ روپے کی لاگت سے ریلوے اوور برج کی تعمیر کو منظوری دی ہے۔ انہوں نے اس اہم منصوبے کی منظوری پر اظہارِ تشکر کرتے ہوئے وزیر دفاع راجناتھ سنگھ سے اس کے سنگ بنیاد کی تقریب میں شرکت کے لیے آنے کی درخواست کی۔ ڈاکٹر عمار رضوی نے اگنی ویروں کو ہندوستانی فوج میں مستقل ملازمت فراہم کرنے سے متعلق اعلان اور اس سلسلے میں وزارت دفاع کی جانب سے اٹھائے گئے اقدامات کو قابل تائش قرار دیتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر دفاع راجناتھ سنگھ کو مبارک باد پیش کی۔ ملاقات میں ملک کی خود کفالت، قومی سلامتی، بنیادی ڈھانچے کی ترقی اور نوجوانوں کے مستقبل سے متعلق امور پر بھی تبادلہ خیال ہوا۔ ڈاکٹر عمار رضوی نے سیتا پور سمیت اتر پردیش کی ترقی سے وابستہ عوامی مسائل کو حکومت کے سامنے پیش کرنے اور ان کے حل کے لیے مسلسل کوششیں جاری رکھنے کے عزم کا اظہار کیا۔ یہ اطلاع آل انڈیا مائناریٹیز فورم فار ڈیموکریسی کے شعبۂ نشر و اشاعت کے سکریٹری ابوشحمہ انصاری نے فراہم کی۔

ڈاکٹر مکشف جہاں، ڈاکٹر یاسین راہی اور آفتاب عالم شاہ نوری و دیگر کو یاران ِادب کی مبارک باد

بیدر۔ 07 نومبر (صحافتی نوٹ) دیر آید درست آید کے مصداق کرناٹک اردو اکادمی حکومت کرناٹک کی جانب سے ریاست کرناٹک کے مصنفین کی کتابوں کی اشاعت پر بیدر کی قدیم اور متحرک ادبی تنظیم یاران ِادب کے ذمہ داران جناب محمد یوسف رحیم بیدری ، جناب عظیم بادشاہ، جناب امیر الدین امیرؔ محترمہ رخسانہ نازنین اور محترمہ وائقہ اشرف نے ایک صحافتی نوٹ جاری کرکے مصنفین کو مبارک باد پیش کی ہے۔ تفصیلات کے بموجب ڈاکٹر مکشف جہاں گلبرگہ کی کتاب ''کشت ِویراں''، ڈاکٹر یاسین راہیؔ ترسگر بیلگام کا شعری مجموعہ ''قندیل ِسخن'' اور آفتاب شاہ عالم نوری کا شعری مجموعہ ''ارمغان ِعالم'' غلام ربانی فداؔ کی کتاب ''تبصرات ِفدا'' اور قدیر احمد قدیرؔ مرحوم کے شعری مجموعہ کے علاوہ کئی ایک شعراء و ادباء کی تصانیف کی رسم ِاجراء ''عالمی یوم ِاردو'' 9 نومبر کے موقع پر بنگلور کے ٹاؤن ہال میں منعقد ہے جس پر ڈاکٹر مکشف جہاں، ڈاکٹر یاسین راہیؔ اور آفتاب شاہ عالم نوری، غلام ربانی فداؔ، قدیر احمد قدیرؔ مرحوم کے علاوہ دیگر تمام اردو مصنفین کو یاران ِادب کی جانب سے مبارک باد پیش کی گئی ہے اور یہ صلاح بھی دی گئی ہے کہ اردو زبان کو مزید ایسی تخلیقات کی ضرورت ہے جس کے ذریعہ اردو زبان عالمی ادب میں اپنا مقام بنا سکے۔ توقع ہے کہ تمام مصنفین آئندہ بھی خوب محنت اور لگن کے ذریعہ اردو ادب کی تخلیق میں خون جگر سے کام لیں گے۔ نوبیل انعام تک اردو والوں کی رسائی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہم تمام کی کاوشوں کو قبول فرمائے۔ آمین

صحافی ابوبکر چاوش کی سماجی خدمات کا اعتراف، خادمین جمعیت العرب فاؤنڈیشن کے ضلع بیڑ کے صدر منتخب ہونے پر شاندار استقبال، سلیم جہانگیر و سید حسین اختر نے خدمات کو سراہا



بیڑ: ۷ نومبر (نامہ نگار): معروف صحافی اور سماجی شخصیت ابوبکر چاوش کو خادمین جمعیت العرب فاؤنڈیشن کے ضلع بیڑ کے صدر منتخب کیے جانے پر مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والی معزز شخصیات کی جانب سے پرتپاک استقبال کرتے ہوئے ان کی خدمات کا اعتراف کیا گیا۔ اس موقع پر مہاراشٹر اردو ساہتیہ اکادمی کے چیئرمین سید حسین اختر، ریاستی جنرل سکریٹری سلیم جہانگیر، سینئر کارپوریٹر سید صادق علی، بی جے پی کے تعلقہ جنرل سکریٹری مہادیو ناگرگوجے اور یونس شیخ نے ابوبکر چاوش کا استقبال کیا اور انہیں نئی ذمہ داری ملنے پر مبارک باد پیش کی۔ ابوبکر چاوش صحافت کے میدان میں اپنی نمایاں شناخت رکھتے ہیں اور سماجی حلقوں میں بھی انہیں قدر و احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ عوامی مسائل، بالخصوص اقلیتی طبقے کو درپیش مسائل کے حل کے لیے ان کی سرگرمیاں اور عملی کاوشیں قابل قدر ہیں۔ وہ ہمیشہ ضرورت مندوں کی آواز بننے، ان کے مسائل متعلقہ حکام تک پہنچانے اور سماجی فلاح و بہبود کے کاموں میں پیش پیش رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ انہیں سماج کے مختلف طبقات میں ایک مضبوط مقام اور نمایاں قبولیت حاصل ہے۔ اس موقع پر سید حسین اختر اور سلیم جہانگیر نے ابوبکر چاوش کی سماجی و صحافتی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ سماج میں ایسے فعال، متحرک اور خدمت کے جذبے سے سرشار افراد کی حوصلہ افزائی اور پذیرائی ہوتی رہنی چاہیے۔ جو لوگ اپنی صلاحیتوں اور جدوجہد کے ذریعے عوامی مسائل کے حل اور سماجی بہتری کے لیے مسلسل سرگرم رہتے ہیں، ان کی خدمات کا اعتراف نہ صرف ان کے حوصلے بلند کرتا ہے بلکہ دوسروں کو بھی خدمتِ خلق کے میدان میں آگے آنے کی ترغیب دیتا ہے۔ انہوں نے ابوبکر چاوش کی کاوشوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ان کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کیا اور امید ظاہر کی کہ وہ اپنی نئی ذمہ داری کے ذریعے بھی سماج اور بالخصوص اقلیتی طبقے کی فلاح و بہبود کے لیے مزید مؤثر انداز میں کام کریں گے۔ تقریب میں موجود معززین نے بھی ابوبکر چاوش کو مبارک باد دیتے ہوئے ان کے روشن مستقبل اور نئی ذمہ داری میں کامیابی کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

شہر اکولہ میں نشہ مخالف مہم کا بیڑا مجلس علماء حق نے اٹھایا

تعلیمی اداروں، خواتین اور نوجوانوں میں بیداری پیدا کرنے کے ساتھ مہم کو مستقل سماجی تحریک بنانے پر زور

اکولہ: 7 نومبر (راست): نشہ آور اشیا کے بڑھتے ہوئے استعمال اور اس کے تباہ کن اثرات کے پیشِ نظر نوجوان نسل کو اس لعنت سے محفوظ رکھنے، عوام میں شعور و بیداری پیدا کرنے اور صحت مند معاشرے کی تشکیل کے مقصد سے مجلس علماء حق اکولہ نے شہر گیر ''نشہ مخالف مہم'' کا بیڑا اٹھایا ہے۔ یہ مہم 5 نومبر تا 20 نومبر 2026ء تک جاری رہے گی۔ اسی سلسلے میں 6 نومبر 2026ء، بروز جمعہ، بعد نمازِ عشاء، معروف تاجر و سماجی کارکن الحاج نثار احمد قریشی صاحب المعروف نثار سیٹھ کی رہائش گاہ پر علاقہ اکوٹ فائل کے مذہبی، تعلیمی، سیاسی اور سماجی شعبوں سے وابستہ ذمہ داران کی ایک اہم مشاورتی نشست منعقد ہوئی، جس میں تقریباً 100 افراد نے شرکت کی۔ نشست کی صدارت شہر کے معروف و بزرگ عالم دین حضرت مولانا الحاج صفدر خاں صاحب قاسمی مدظلہ العالی نے فرمائی۔ پروگرام کا آغاز حافظ افراز صاحب کی پُرسوز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا، جس نے محفل کو روحانی فضا عطا کی۔ بعد ازاں مولانا سید عزیز الدین فلاحی صاحب نے افتتاحی گفتگو کرتے ہوئے مہم کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے قرآن و احادیث کی روشنی میں نشہ آور اشیا سے اجتناب اور معاشرے کو اس لعنت سے محفوظ رکھنے کی اہمیت واضح کرتے ہوئے عوام سے مہم میں بھرپور تعاون کی اپیل کی۔ اس موقع پر مہم کے روحِ رواں، آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی شرعیہ کونسل کے رکن، شہر قاضی دارالقضا اور متحرک سماجی، تعلیمی و دینی رہنما مولانا الحاج مفتی اشفاق قاسمی صاحب نے نشہ مخالف مہم کی ضرورت و اہمیت پر تفصیلی اظہارِ خیال کیا۔ انہوں نے کہا کہ نشہ موجودہ معاشرے کا ایک سنگین مسئلہ بنتا جا رہا ہے، جس کے اثرات صرف فرد کی صحت تک محدود نہیں رہتے، بلکہ پورے خاندان اور معاشرے کو متاثر کرتے ہیں۔ بالخصوص نوجوان نسل کو گٹکا، تمباکو، سگریٹ، شراب اور دیگر منشیات کے مضر اثرات سے محفوظ رکھنا ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ انہوں نے تمام شرکاء سے اپیل کی کہ اس مہم کو کامیاب بنانے کے لیے انفرادی اور اجتماعی سطح پر بھرپور تعاون کریں اور اسے ایک مؤثر عوامی تحریک کی شکل دیں۔ بعد ازاں منعقدہ اوپن سیشن میں شرکاء نے مہم کو مؤثر، منظم اور نتیجہ خیز بنانے کے لیے مختلف اہم تجاویز پیش کیں۔ محترم سرفراز نواز خان صاحب (سیکریٹری، ملت ایجوکیشنل کیمپس) نے خواتین اور اسکولوں میں خصوصی بیداری پروگرام منعقد کرنے کی تجویز پیش کی اور اس مہم میں بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔ سید جعفر علی صاحب (ڈائریکٹر میرٹ انگلش کوچنگ کلاسز) نے ابتدائی عمر ہی سے بچوں میں نشے کے مضر اثرات کے تعلق سے شعور پیدا کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے پرائمری جماعتوں کے طلبہ کے درمیان خصوصی بیداری سرگرمیاں منعقد کرنے کی تجویز پیش کی۔ نجات خان صاحب (سماجی کارکن) نے اساتذہ کرام سے اپیل کی کہ وہ روزانہ کم از کم دس منٹ طلبہ کے ساتھ نشہ آور اشیا کے نقصانات اور ان سے بچاؤ کے موضوع پر گفتگو کریں، تاکہ نئی نسل میں ابتدا ہی سے نشے کے خلاف شعور و آگہی پیدا ہو سکے۔ نجیب الرحمٰن خان صاحب (لیکچرر) نے مہم کے منصوبے کو وقت کی اہم ضرورت اور قابل تحسین اقدام قرار دیتے ہوئے کہا کہ اسے محض پندرہ روزہ سرگرمی تک محدود رکھنے کے بجائے مستقل بنیادوں پر جاری رکھا جانا چاہیے۔ انہوں نے مہم کو کامیاب اور نتیجہ خیز بنانے کے لیے مانیٹرنگ و پلاننگ، مختلف سرگرمیوں کے لیے ذمہ دار افراد پر مشتمل ٹیموں کی تشکیل، سوشل میڈیا کے مؤثر استعمال اور ہر سرگرمی کے لیے واضح ذمہ داریوں کے تعین پر زور دیا، تاکہ مہم کے مقاصد منظم انداز میں حاصل کیے جا سکیں۔ ڈاکٹر زبیر ندیم صاحب (فلائنگ کلرز گروپ) نے نشے کے عادی افراد کی کونسلنگ اور رہنمائی کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے اس مقصد کے لیے اپنے ادارے کا مرکز مستقل بنیادوں پر خدمات انجام دینے کے لیے پیش کیا۔ ان کی اس پیش کش کو مہم کے تحت نشے سے متاثرہ افراد کی اصلاح، رہنمائی اور بحالی کی جانب ایک اہم پیش رفت قرار دیا گیا۔ شہزاد خان صاحب نے نشہ میں ملوث افراد پر نظر رکھ کر ان کا ریکارڈ رکھنے کا مشورہ دیا۔ نشست میں دیگر شرکاء نے بھی اپنے خیالات اور تجاویز پیش کیں۔ مجموعی طور پر اس بات پر زور دیا گیا کہ نشے کے بڑھتے ہوئے رجحان پر قابو پانے کے لیے خاندان، تعلیمی اداروں، مذہبی و سماجی تنظیموں اور شہری ذمہ داران کو متحد ہو کر مشترکہ اور مسلسل جدوجہد کرنا ہوگی۔ آخر میں، حضرت مولانا الحاج صفدر خاں صاحب قاسمی مدظلہ العالی نے اپنے صدارتی خطاب میں اس بات پر زور دیا کہ نشہ مخالف جدوجہد محض ایک وقتی مہم یا رسمی سرگرمی تک محدود نہ رکھا جائے، بلکہ اسے شہر کی مشترکہ سماجی ذمہ داری اور مستقل اصلاحی تحریک کی شکل دی جائے، تاکہ نوجوان نسل کو نشے کی تباہ کاریوں سے محفوظ رکھتے ہوئے ایک صحت مند، باشعور اور نشہ پاک معاشرے کی تعمیر کی جا سکے۔ اس موقع پر مولانا طفیل احمد ندوی صاحب (امام و خطیب نگینہ مسجد)، مولانا فیض الحسن قاسمی صاحب (امام و خطیب مسجد الفلاح)، صداقت علی ندوی صاحب (امام و خطیب اقصیٰ مسجد)، حافظ فاروق، حافظ انوار و تمام سیاسی قائدین و عمائدین شہر شریک تھے۔ اظہارِ تشکر و نظامت کے فرائض مولانا سید مظفر حسین مظاہری صاحب نے بحسن و خوبی انجام دیے۔ آخر میں صدر اجلاس حضرت مولانا الحاج صفدر خان صاحب قاسمی مدظلہ العالی کی دعا پر پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

مراسلہ۔

دل کا سخت ہو جانا

صحت کا نقصان بھی محسوس ہو جاتا ہے، مگر ایک نقصان ایسا ہے جو اکثر ہمیں نظر نہیں آتا۔ وہ ہے دل کا سخت ہو جانا، پھر انسان قرآن سنتا ہے، مگر دل پر اثر نہیں ہوتا۔ دعا کرتا ہے، مگر آنکھوں سے آنسو نہیں بہتے۔ گناہ کرتا ہے، مگر ندامت محسوس نہیں ہوتی، یہ وہ کیفیت ہے جس سے ہر مسلمان کو ڈرنا چاہیے، دل ایک دن میں سخت نہیں ہوتا، بلکہ ہر اس لمحے سے سخت ہونا شروع ہوتا ہے جب ہم حق کو جانتے ہوئے بھی اسے ٹال دیتے ہیں، یا گناہ پر اصرار کرتے رہتے ہیں۔ تمام سخت دل لوگ حقیقت میں ناسمجھ ہوتے ہیں، انسان کا شعور جتنا وسیع ہوتا جاتا ہے، اُس کا دل اتنا ہی نرم ہوتا جاتا ہے۔

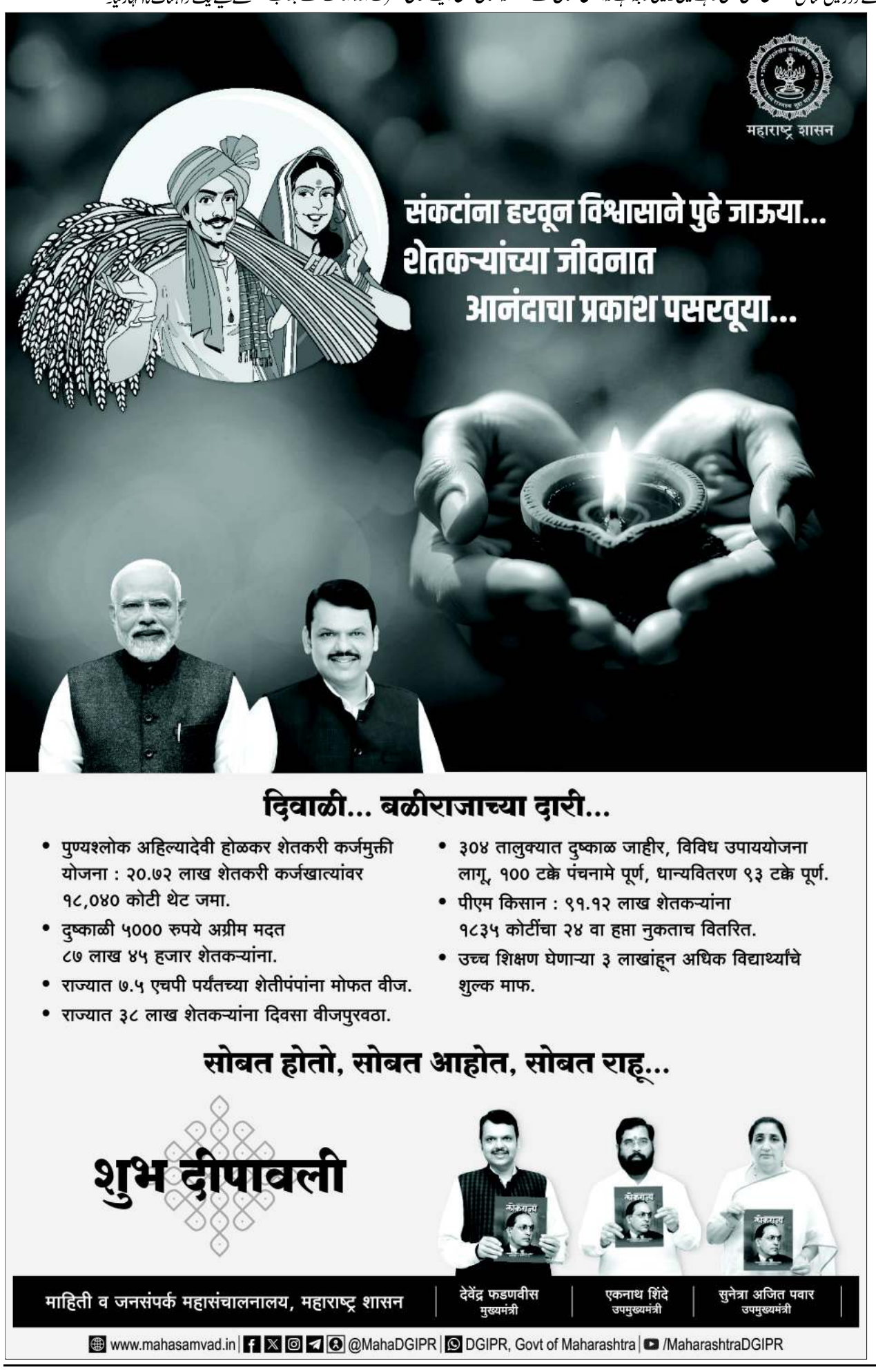
آصف پلاسٹک والا
ربانی ٹاور، مدنپورہ، ممبئی ۱۱
9323793996

عالمی یومِ اردو کے حوالے سے محمد یوسف رحیم میرؔ بیدری کی چند گذارشات

بیدر۔ 07 نومبر (پریس ریلیز) اردو، ہندی اور دکنی زبانوں کے شاعر و ادیب، افسانچہ نگار، خاکہ نگار اور نقاد جناب محمد یوسف رحیم میرؔ بیدری نے علامہ اقبال کے یوم، پیدائش 9 نومبر پر دنیا بھر میں منائے جارہے ''عالمی یوم ِاردو'' کے حوالے سے چند گذارشات اردو اور دکنی والوں سے کی ہیں۔ انھوں نے اپنی تازہ پریس نوٹ میں سبھی سے التماس کیا ہے کہ (۱) بھارت سے لے کر امریکہ تک اور دبئی سے لے کر گلی تک عالمی یوم ِاردو کا انعقاد عمل میں آئے (۲) اردو کی بنیادوں میں مختلف زبانوں کی لفظیات شامل ہیں جیسے دکنی، پنجابی، مراٹھی، گجراتی، بنگلہ، کنڑی، تیلگو، فارسی، عربی، فرانسیسی، ترکی، جرمن، کشمیری، سنسکرت، ہندی وغیرہ وغیرہ۔ ان تمام زبانوں سے اردو والوں کے رشتے منقطع نہ ہوں بلکہ مزید استوار ہوں (۳) اپنی تخلیقات میں نئی لفظیات کو شامل کرنے کی طرف اردو شاعر اور ادیب توجہ دیں۔ نئی لفظیات کو خوش آمدید کہنے اور ان کے استعمال سے زبان کی توسیع ہوتی ہے۔ اسی طرح ترک کئے گئے قدیم الفاظ کو دوسری طرح سے استعمال میں لانے پر بھی غور ہونا چاہیے (۴) شاعری، افسانہ، ناول اور معاشرتی مضامین کے علاوہ سائنس، اور ریاضی کے مضامین بھی اردو میں آنے چاہیے تاکہ نئے تناظر کے پیش نظر اردو عالمی زبانوں کے مقابل کھڑی ہوسکے (۵) ہمارے نوجوان جرمن جانے کیلئے جرمنی اور چین جانے کے لئے چینی زبانیں سیکھ رہے ہیں۔ ضروری ہے کہ جرمن اور چینی زبان کے الفاظ بھی بڑے پیمانے پر اردو میں رائج کئے جائیں۔ لغت کی تدوین میں ان زبانوں کا خصوصی خیال رکھا جائے (۶) اردو صحافیوں اور اردو اخبار و رسائل اس طرف توجہ دیں کہ اردو والوں کے تحقیقی مضامین یا معاشرتی و مذہبی مضامین تمام طبقات کے حوالے سے شائع ہوتے رہیں۔ تمام طبقات کے تہوار کی درست جانکاری اردو صحافت اپنے صفحات پر دے تاکہ غیر اردو داں طبقہ اردو صحافت کی طرف متوجہ ہوتا رہے (۷) مقامی شعراء کے اشعار بھی مقامی پروگراموں (مشاعرہ، بیت بازی، تعلیمی و دینی پروگرام وغیرہ) میں استعمال کرتے ہوئے مقامی شعراء کے قد کو بلند کرنے کی طرف توجہ ہو (۸) مقامی شعراء اور افسانہ نویسوں کی کتابیں خرید کر مقامی لائبریریوں میں جمع کی جائیں (۹) عالمی یوم ِاردو کے موقع پر صرف علامہ اقبال کو یاد نہ کیا جائے بلکہ مقامی مرحوم شعراء کی خدمات کو بھی خراج تحسین پیش کیا جائے (۱۰) ایسے مرد و خواتین اساتذہ جنہوں نے اردو کی خدمت کی ہے ان کو بھی یاد کیا جائے۔ (۱۱) دکنی شعراء اور ادیب جو سرگرم نہیں ہے، وہ فوری طور پر دکنی زبان کی ترقی و ترویج میں سرگرم ہوں۔ اسی طرح مقامی سطح کے ہندی شعراء بھی اپنے آپ کو سرگرم رکھیں۔ اردو کے پروگراموں میں دکنی اور ہندی شاعر کی حیثیت سے وقت نکال کر شریک ہوں۔ جناب محمد یوسف رحیم بیدری نے اپنے صحافتی نوٹ میں یہ بھی کہا ہے کہ عالمی یوم ِاردو کی تقریبات میں تنوع ہو۔ اخلاص کے ساتھ عالمی یوم ِاردو منایا جائے۔ مقامی سیاسی قائدین اور علمائے کرام کو بھی مدعو کرنے سے مقامی سطح پر اردو کے نفاذ میں آسانی ہوگی۔ اردو اسکولوں کو بچانے اور ان کے استحکام کی طرف سیاسی قائدین اور علمائے کرام سمیت سبھی توجہ دے سکیں گے۔

دیوالی اب جدید آسٹریلیا کی شناخت کا اہم حصہ بن چکی ہے

کینبرا، 6 نومبر۔ ایم این این۔ آسٹریلیا کے وزیر اعظم انتھونی البانیز نے دیوالی کے موقع پر بھارتی نژاد برادری کی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ روشنیوں کا یہ تہوار اب جدید آسٹریلیا کی ثقافتی اور قومی شناخت کا ایک لازمی حصہ بن چکا ہے۔ وزیر اعظم نے دیوالی اور دیپاولی منانے والی ہندو، جین، سکھ اور بدھ مت کی برادریوں کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ یہ تہوار روشنی، محبت، اتحاد اور نیکی کی برائی پر فتح کی علامت ہے۔ انہوں نے کہا کہ دیوالی محض ایک مذہبی تہوار نہیں بلکہ روحانی تجدید، سخاوت، باہمی احترام اور نئی شروعات کا پیغام بھی دیتی ہے۔ اس تہوار کی روایات مختلف ثقافتوں اور مذاہب کے لوگوں کو قریب لانے میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔



چیتنیہ نگر روڈ پر لوٹ مار کی واردات کا چند گھنٹوں میں پردہ فاش، 17 سالہ نابالغ گرفتار

مقامی جرائم شاخ ناندیڑ کی کارروائی، خنجر کی دھمکی دے کر سونے کی انگوٹھی لوٹنے کا معاملہ، 2 ملزمین فرار

ناندیڑ: ۷/نومبر (نمائندہ): ناندیڑ شہر کے چیتنیہ نگر روڈ پر خنجر کی دھمکی دے کر اور مار پیٹ کرتے ہوئے سونے کی انگوٹھی لوٹنے کی واردات کا مقامی جرائم شاخ نے محض چند گھنٹوں میں پردہ فاش کر دیا ہے۔ اس کارروائی میں 17 سالہ قانون سے متصادم نابالغ کو حراست میں لیا گیا ہے، جبکہ فرار ہونے والے دیگر 2 ملزمین کی پولیس سرگرمی سے تلاش کر رہی ہے۔ موصولہ تفصیلات کے مطابق 7 نومبر 2026 کو صبح تقریباً 5:30 بجے بھاگیہ نگر پولیس اسٹیشن کی حدود میں واقع چیتنیہ نگر روڈ پر 3 نامعلوم افراد نے ایک شخص کو روک کر خنجر سے حملہ کیا اور اس کے ہاتھ سے سونے کی انگوٹھی زبردستی چھین کر فرار ہو گئے۔ اس معاملے میں بھاگیہ نگر پولیس اسٹیشن میں جرم نمبر 654/2026 کے تحت بھارتیہ نیائے سنہتا کی دفعات 309(6)، 3-311(5) اور بھارتی اسلحہ قانون کی دفعہ 4/25 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ اس سنگین واردات کی متوازی تحقیقات کرتے ہوئے مقامی جرائم شاخ کی ٹیم ملزمین کی تلاش میں سرگرم تھی۔ اسی دوران خفیہ اطلاع موصول ہوئی کہ واردات میں ملوث مشتبہ افراد بونڈر بائی پاس کے قریب ایک کھیت میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اطلاع کی بنیاد پر پولیس ٹیم نے بونڈر بائی پاس سے گاؤں جانے والی سڑک کے کنارے واقع کھیت میں چھاپہ مارا۔ پولیس کو دیکھتے ہی وہاں موجود 3 افراد فرار ہونے لگے، تاہم پولیس نے تعاقب کرتے ہوئے مالٹیکڑی ناندیڑ کے رہنے والے 17 سالہ نابالغ کو حراست میں لے لیا، جبکہ اس کے 2 ساتھی تاریکی کا فائدہ اٹھا کر فرار ہو گئے۔ حراست میں لیے گئے نابالغ سے پوچھ گچھ کے دوران اس نے اپنے فرار ساتھیوں پر جول عرف رشی دکھورے اور شیخ غوث شیخ مجید، دونوں ساکنان مالٹیکڑی ناندیڑ، کے ساتھ مل کر چیتنیہ نگر روڈ پر خنجر سے حملہ کر کے سونے کی انگوٹھی لوٹنے اور دیگر وارداتوں میں ملوث ہونے کا اعتراف کیا۔ پولیس کو شبہ ہے کہ ملزمین سے مزید جرائم کا انکشاف ہو سکتا ہے۔ حراست میں لیے گئے نابالغ کو مزید قانونی کارروائی کے لیے بھاگیہ نگر پولیس اسٹیشن کے حوالے کر دیا گیا ہے، جبکہ فرار دونوں ملزمین کی تلاش جاری ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلابھ روہن کے احکامات پر مقامی جرائم شاخ کے پولیس انسپکٹر اتل بھوسلے کی رہنمائی میں اس کارروائی کو انجام دیا گیا۔ کارروائی میں معاون پولیس انسپکٹر روی واہولے، پولیس سب انسپکٹر ملند سوناکامبلے اور ان کی ٹیم کے علاوہ سائبر سیل کے اہلکاروں نے اہم کردار ادا کیا۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ دفتر ناندیڑ کے تعلقات عامہ افسر آشیش سیتارام بوراتے نے اس کارروائی کی اطلاع دی۔



ناندیڑ میں غیر قانونی گائے کی نقل و حمل کرنے والا کنٹینر پکڑا گیا

48 لاکھ 12 ہزار روپے کا مال ضبط، 2 ملزمین کے خلاف مقدمہ درج



ناندیڑ: ۷/نومبر (نمائندہ): ناندیڑ ضلع میں گائے کی نسل کے جانوروں کی غیر قانونی نقل و حمل روکنے کے لیے پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلابھ روہن کی ہدایت پر خصوصی مہم چلائی جا رہی ہے۔ اسی مہم کے تحت مناٹا پولیس نے خفیہ اطلاع کی بنیاد پر کارروائی کرتے ہوئے گائے کی نسل کے جانوروں کو غیر قانونی طور پر منتقل کرنے والے ایک کنٹینر کو پکڑ کر 48 لاکھ 12 ہزار روپے کا مال ضبط کیا ہے۔ اس کارروائی میں 79 گائے اور ایک کنٹینر ضبط کیا گیا ہے، جبکہ 2 ملزمین کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ 6 نومبر 2026 کو مناٹا پولیس اسٹیشن کے معاون پولیس انسپکٹر رام پال لوکھنڈے کو خفیہ اطلاع ملی کہ ایک اشوک لیلینڈ کمپنی کا کنٹینر (نمبر AK-7379/NL-01) گائے کی نسل کے جانوروں کو غیر قانونی طور پر لے جا رہا ہے۔ اطلاع کے مطابق پولیس سب انسپکٹر سدرشن انگولے اور ان کی ٹیم نے مناٹا پاٹی کے ساتھ گاڑیوں کی جانچ شروع کی۔ اسی دوران مذکورہ کنٹینر کو روکنے کی کوشش کی گئی، تاہم ڈرائیور نے پولیس کو دیکھ کر گاڑی بھگانے کی کوشش کی۔ پولیس نے تعاقب کر کے کنٹینر کو روک لیا اور کنٹینر کی تلاشی لینے پر اس میں گائے کی نسل کے 79 جانور انتہائی بے رحمی اور غیر محفوظ طریقے سے ٹھونس کر بھرے ہوئے پائے گئے۔ جانوروں کو مناسب خوراک اور پانی فراہم نہیں کیا گیا تھا، جبکہ ان کی صحت اور حفاظت کا بھی خیال نہیں رکھا گیا۔ ابتدائی جانچ کے بعد ان جانوروں کو غیر قانونی طور پر ذبح کے مقصد سے مہاراشٹر سے مبیہر، مدھیہ پردیش کے راستے حیدرآباد لے جانے کا شبہ ظاہر کیا گیا۔ پولیس نے دونوں ملزمین کو حراست میں لے کر ان سے پوچھ گچھ کی۔ گرفتار ملزمین کی شناخت 1) محمد بلال عزیز (30 سال)، ساکن کنٹور، ضلع بلاس پور، چھتیس گڑھ، اور 2) محبین احمد محمد ادریس (34 سال)، ساکن مائیپور نگر، ضلع کشی نگر، اتر پردیش کے طور پر ہوئی ہے۔ پولیس نے ضبط شدہ اشیاء کی تفصیلات درج ذیل بتائی ہیں: اشوک لیلینڈ کمپنی کا کنٹینر نمبر AK-7379/NL-01، قیمت تقریباً 3000000 روپے۔ گائے کی نسل کے 79 جانور، قیمت تقریباً 1812000 روپے۔ اس طرح مجموعی طور پر 4812000 روپے کا مال ضبط کیا گیا ہے۔ اس معاملے میں مناٹا پولیس اسٹیشن میں جرم نمبر 207/2026 کے تحت مہاراشٹر حیوانات تحفظ قانون-1976 کی مختلف دفعات، حیوانات پر ظلم کی روک تھام کے قانون اور موٹر وہیکل ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ یہ کارروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلابھ روہن کی ہدایت پر ایڈیشنل پولیس سپرنٹنڈنٹ ارچنا پاٹل کی رہنمائی میں مناٹا پولیس اسٹیشن کے افسران اور اہلکاروں نے انجام دی۔ پولیس نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ گائے کی نسل کے جانوروں کی غیر قانونی نقل و حمل، ذبح یا دیگر غیر قانونی سرگرمیوں کی اطلاع فوری طور پر قریبی پولیس اسٹیشن یا ڈائل 112 پر دیں، تاکہ ایسے واقعات کے خلاف بروقت کارروائی کی جا سکے۔

ناندیڑ شہر میں عوامی بیت الخلاء کی دستیابی اور صفائی پر سوالیہ نشان

ناندیڑ: 7 نومبر (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ شہر میں عوامی بیت الخلاء (پبلک ٹوائلٹس) کی شدید کمی اور موجودہ بیت الخلاء کی خستہ حالی کے باعث عام شہریوں بالخصوص خواتین کو درپیش روزمرہ کی اذیت ناک صورتحال پر رکن اسمبلی رابیش پوار نے شدید برہمی کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے ناندیڑ میونسپل کارپوریشن کے حکام کو آڑے ہاتھوں لیتے ہوئے یہ تلخ سوال کھڑا کیا ہے کہ آخر اس اتنے بڑے تاریخی شہر میں عملی طور پر کتنے عوامی بیت الخلاء موجود اور قابل استعمال ہیں؟ میونسپل کارپوریشن کی جانب سے اس حوالے سے پیش کی گئی 146 صفحات پر مشتمل رپورٹ کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد، رکن اسمبلی پوار نے شہر میں بیت الخلاء کے نظام میں پائی جانے والی سنگین خامیوں کو اجاگر کیا ہے۔ انہوں نے ممبئی ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کے واضح احکامات کا حوالہ دیتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ شہر کے تمام عوامی اور کمیونٹی بیت الخلاء کا مکمل اور غیر جانبدارانہ آڈٹ کیا جائے تاکہ زمینی حقائق عوام کے سامنے آ سکیں۔ رکن اسمبلی رابیش پوار نے اپنے خط میں میونسپل کارپوریشن سے استفسار کیا ہے کہ شہر کی موجودہ آبادی اور جغرافیائی وسعت کے لحاظ سے کاغذوں پر دکھائے گئے بیت الخلاء کے مقابلے میں حقیقت میں کتنی ضرورت ہے اور کتنا فقدان ہے۔ انہوں نے بالخصوص خواتین، معذور افراد اور بزرگ شہریوں کے لیے درکار سہولیات کی آزادانہ جانچ، ٹھیکیداروں کی کارکردگی کے جائزے اور گزشتہ تین سالوں میں صفائی پر کیے گئے اخراجات کے فنانشل آڈٹ کا بھی

ناندیڑ ڈویژن ریلوے میں دو دنوں میں 2917 بغیر ٹکٹ مسافر پکڑے گئے، 25 لاکھ روپے سے زائد کا جرمانہ وصول

ناندیڑ: 7 نومبر (ورق تازہ نیوز): دیوالی اور دیگر تہواروں کے سیزن میں ریلوے مسافروں کے بے تحاشا رش اور بھیڑ بھاڑ کو مدنظر رکھتے ہوئے، جنوب وسطی ریلوے (South Central Railway) کے ناندیڑ ڈویژن نے مختلف ٹرینوں میں مسافروں کے پرامن اور آرام دہ سفر کو یقینی بنانے کے لیے ٹکٹ چیکنگ کی ایک وسیع اور انتہائی سخت مہم شروع کی ہے۔ اس خصوصی مہم کا بنیادی مقصد بغیر ٹکٹ اور بے قاعدہ سفر کرنے والے افراد کی سختی سے روک تھام کرنا، قانونی اور جائز ٹکٹ پر سفر کرنے والے مسافروں کے حقوق کا تحفظ کرنا، اور انہیں ہجوم کے باعث پیش آنے والی زحمتوں سے بچا کر ایک محفوظ اور پرسکون سفر فراہم کرنا ہے۔ اسی سلسلے کی کڑی کے طور پر 5 اور 6 نومبر کو مسلسل دو دن تک ناندیڑ ڈویژن کے مختلف حصوں میں خصوصی سرج اور ٹکٹ چیکنگ مہم چلائی گئی، جس کے حیرت انگیز نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ تفصیلات کے مطابق 6 نومبر 2026 کی رات 12 بجے سے لے کر رات 11 بج کر 50 منٹ تک چلائی گئی خصوصی مہم کے دوران بغیر ٹکٹ اور بے قاعدہ سفر کے مجموعی طور پر 1502 معاملات پکڑے گئے، جن سے کرایہ اور جرمانے کی مد میں 13 لاکھ 56 ہزار 475 روپے کی بھاری رقم وصول کی گئی۔ واضح رہے کہ اس سے محض ایک دن قبل یعنی 5 نومبر کو چلائی گئی مہم میں بھی ڈویژن نے 1415 مسافروں کو پکڑ کر ان سے 12 لاکھ 19 ہزار 465 روپے وصول کیے تھے۔ اس طرح ان لگاتار دو دنوں کی مشترکہ اور وسیع کارروائی میں کل 2917 مسافروں کو بغیر ٹکٹ یا بے قاعدہ سفر کرتے ہوئے پکڑا گیا ہے، جن سے مجموعی طور پر 25 لاکھ 75 ہزار 940 روپے کی خطیر رقم سرکاری خزانے میں جمع کروائی گئی ہے۔ یہ خصوصی کارروائی اسسٹنٹ کمرشل منیجر ناندیڑ، شلیش کمار کی راست نگرانی میں انجام دی گئی۔ 6 نومبر کی مہم میں ڈویژن کے 31 ٹکٹ چیکنگ ملازمین، آر پی ایف (RPF) اہلکاروں اور تمام فلائنگ اسکواڈز نے مشترکہ طور پر حصہ لیا، جس دوران 26 سے زائد ٹرینوں کی گہری چیکنگ کی گئی۔ اس دوران بغیر ٹکٹ سفر کے 914، بے قاعدہ سفر کے 421، اور بغیر بکنگ سامان لے جانے کے 167 معاملات درج کیے گئے۔ اس کامیاب اور وسیع مہم کی قیادت اسکواڈ انچارجز جیسے آنند، مہیندر پی ایل، ایم این بال سندر، سندیپ دوبے، ایم ڈی نعیم الدین اور سریش مینا نے بخوبی انجام دی۔ ناندیڑ ریلوے ڈویژن کی جانب سے جاری کردہ اعلامیے میں واضح کیا گیا ہے کہ جائز ٹکٹ پر سفر کرنے والے مسافروں کو آرام دہ سفر فراہم کرنے کے لیے مستقبل میں بھی ایسی اچانک اور سخت چیکنگ مہمات کا سلسلہ تواتر کے ساتھ جاری رہے گا۔ لہٰذا، تمام مسافروں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ ہمیشہ جائز ٹکٹ خرید کر سفر کریں اور دوران سفر ریلوے قوانین کی پاسداری کرتے ہوئے عملے کے ساتھ مکمل تعاون کریں۔

گوداوری ندی سے ریت نکال رہے ریت مافیا پر ناندیڑ پولیس کا کریک ڈاؤن: 4 مقامات پر چھاپے



ناندیڑ: 7 نومبر (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ ضلع میں دریائے گوداوری کے طاس سے بڑے پیمانے پر جاری غیر قانونی ریت کی نکاسی کو سختی سے کچلنے کے لیے ناندیڑ کے پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلابھ روہن کے احکامات پر ایک خصوصی اور وسیع مہم چلائی جا رہی ہے۔ اس غیر قانونی عمل سے نہ صرف ماحولیات کو شدید نقصان پہنچ رہا تھا بلکہ حکومت کو بھی کروڑوں روپے کے محاصل (رائلٹی) کا چونا لگایا جا رہا تھا۔ اسی تناظر میں ناندیڑ دیہی (رورل) پولیس اور لوکل کرائم برانچ (LCB) کی مشترکہ ٹیموں نے ایک شاندار کارروائی کرتے ہوئے وشنو پوری، بھنگی، واہے گاؤں اور پمپلگاؤں مہی کے علاقوں میں دریائے گوداوری پر اچانک چھاپے مارے۔ ان چاروں مقامات پر کی گئی کارروائی کے دوران پولیس نے مجموعی طور پر 2 کروڑ 39 لاکھ 95 ہزار روپے مالیت کی غیر قانونی ریت، کشتیاں اور دیگر بھاری مشینری ضبط کر لی، جس میں سے بیشتر سامان کو موقع پر ہی جلا کر یا توڑ کر تباہ کر دیا گیا ہے، اور 4 الگ الگ مقدمات درج کیے گئے ہیں۔ تفصیلات کے مطابق 6 نومبر کو دیہی پولیس اور ایل سی بی کی مشترکہ ٹیم نے وشنو پوری کے علاقے میں دریائے گوداوری میں چھاپہ مارا، تو وہاں 3 نامعلوم افراد لوہے کی کشتی اور تراپھو (لکڑی کے تختوں) کے ذریعے ریت نکال رہے تھے۔ پولیس کو دیکھتے ہی وہ اپنا سامان چھوڑ کر ندی میں کود گئے اور تیر کر فرار ہو گئے۔ چونکہ سامان کو ندی سے باہر نکالنا ممکن نہیں تھا، اس لیے محکمہ محصول (ریونیو) کی ٹیم کی موجودگی میں 15 لاکھ کی ایک لوہے کی کشتی، 50.3 لاکھ کا انجن، اور 12 لاکھ روپے مالیت کے 20 تراپھے مع 40 براس ریت کو وہیں تباہ کر دیا گیا۔ اس طرح کل 30 لاکھ 50 ہزار کا سامان تباہ کر کے 3 نامعلوم افراد، نچان ہمبرڈے اور منوج نوگھرے کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا۔ اسی دوران بھنگی گاؤں کی حدود میں بھی چھاپہ مارا گیا جہاں 3 نامعلوم افراد ریت نکال رہے تھے۔ یہاں سے 28 تراپھے مع 56 براس ریت (مالیت 16 لاکھ 80 ہزار) اور کنارے پر جمع 25 براس ریت (مالیت 1 لاکھ 25 ہزار) کو ضبط کر کے پنچوں کے سامنے جلا اور توڑ کر پانی میں غرق کر دیا گیا۔ یہاں کل 18 لاکھ 5 ہزار روپے کا مال تباہ کر کے 3 نامعلوم افراد کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا۔ تیسرا اور سب سے بڑا چھاپہ واہے گاؤں کی حدود میں مارا گیا جہاں 9 افراد بھاری مشینری سے ریت نکال رہے تھے۔ پولیس کو دیکھ کر ملزمان سون کھیڑی کی طرف بھاگے اور پھر ندی میں کود کر فرار ہو گئے۔ پولیس نے یہاں سے 4 بڑی لوہے کی کشتیاں (مالیت 1 کروڑ 2 لاکھ)، 4 چھوٹی کشتیاں (مالیت 60 لاکھ)، 25 تراپھے مع 50 براس ریت (مالیت 50.2 لاکھ) کو ضبط کر کے موقع پر ہی کاٹ اور جلا کر تباہ کر دیا۔ اس طرح مافیا کو 1 کروڑ 74 لاکھ 50 ہزار روپے کا زبردست مالی نقصان پہنچا کر 9 نامعلوم افراد پر مقدمہ درج کیا گیا۔ شام کے وقت چوتھا چھاپہ پمپلگاؤں مہی کی حدود میں مارا گیا، جہاں ملزمان ٹریکٹر اور انجن کی مدد سے ریت نکال رہے تھے۔ پولیس نے پیچھا کر کے ایک ملزم گووند پرلاد پونڈ کو پکڑ لیا جبکہ دیگر فرار ہو گئے۔ تفتیش میں پتا چلا کہ اس کا سرغنہ چاندو وینکٹی ڈک ہے۔ یہاں سے ایک ٹریکٹر، انجن، 12 تراپھے، اور 49 براس ریت سمیت کل 16 لاکھ 95 ہزار روپے کا سامان ضبط کیا گیا۔ اس شاندار اور تاریخی کارروائی کی قیادت ایس پی ڈاکٹر نیلابھ روہن اور ایڈیشنل ایس پی سندیپ جادھو کی رہنمائی میں پی آئی اشوک جادھو اور پی آئی اتل بھوسلے نے کی، جس سے ریت مافیا کی کمر ٹوٹ گئی ہے۔

غیر قانونی ساہوکاری اور جبری قرض وصولی کے خلاف شہریوں سے بلاخوف شکایات درج کروانے کی اپیل



ناندیڑ: 7 نومبر (ورق تازہ نیوز/ضلع اطلاعات آفس): ناندیڑ ضلع میں غیر قانونی ساہوکاری (سود خوری)، حکومت کی جانب سے مقرر کردہ حد سے زیادہ سود وصول کرنے اور قرض وصولی کے نام پر غنڈہ گردی اور جبری طریقوں کے استعمال کو سختی سے کچلنے کے لیے محکمہ امداد باہمی (کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ) کی جانب سے ایک خصوصی اور وسیع مہم کا آغاز کیا گیا ہے۔ ضلعی ڈپٹی رجسٹرار برائے کوآپریٹو سوسائٹیز نے ضلع کے تمام شہریوں سے پرزور اپیل کی ہے کہ جو لوگ بھی اس طرح کے غیر قانونی ساہوکاروں کے چنگل میں پھنسے ہوئے ہیں یا ان کے ظلم کا شکار ہیں، وہ کسی بھی دباؤ یا خوف میں آئے بغیر بلا جھجک اپنی شکایات درج کروائیں۔ تفصیلات کے مطابق، 24 اکتوبر 2026 کو ڈسٹرکٹ کلکٹر راہل کرڈیلے کی صدارت میں منعقدہ ضلع سطحی منی لینڈنگ (ساہوکاری) کمیٹی کے اہم اجلاس میں اس حوالے سے موصول ہونے والی شکایات کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ اس اجلاس میں واضح ہدایات جاری کی گئیں کہ 'مہاراشٹر منی لینڈنگ (ریگولیشن) ایکٹ 2014' کی دفعات کے تحت تمام غیر قانونی ساہوکاروں کے خلاف انتہائی سخت اور تادیبی کارروائی عمل میں لائی جائے۔ ان احکامات کی روشنی میں ضلع بھر میں لائسنس یافتہ ساہوکاروں کے دفاتر کی خصوصی چیکنگ بھی شروع کر دی گئی ہے، جس میں قرض کی تقسیم، وصولی کا طریقہ کار، لائسنس کی شرائط کی پاسداری، سود کی شرح اور وصولی کرنے والے ملازمین کے پس منظر کی باریک بینی سے تفتیش کی جا رہی ہے۔ واضح رہے کہ ریاستی حکومت کے 16 ستمبر 2014 کے نوٹیفکیشن کے مطابق ساہوکاری سود کی شرحیں قانوناً مقرر کی گئی ہیں۔ کسانوں کو دیے جانے والے ضمانتی (Secured) قرض پر سالانہ 9 فیصد اور غیر ضمانتی (Unsecured) قرض پر 12 فیصد سے زائد سود وصول نہیں کیا جا سکتا۔ اسی طرح کسانوں کے علاوہ دیگر عام شہریوں کے لیے ضمانتی قرض پر سالانہ 15 فیصد اور غیر ضمانتی قرض پر 18 فیصد سود کی آخری حد مقرر ہے۔ اس حد سے تجاوز کرنا، یا سود پر سود (مرکب سود) اور جرمانے کے نام پر اضافی رقم وصول کرنا سراسر غیر قانونی ہے۔ محکمہ امداد باہمی کی رپورٹ کے مطابق، اس وقت ناندیڑ ضلع میں کل 188 قانونی لائسنس یافتہ ساہوکار موجود ہیں، جن میں سے 114 اکیلے ناندیڑ تعلقہ میں سرگرم ہیں۔ اس خصوصی مہم کے تحت اب تک 62 ساہوکاروں کے ریکارڈز کی مکمل جانچ پڑتال کی جا چکی ہے۔ ڈسٹرکٹ کلکٹر راہل کرڈیلے کی جانب سے عوام سے کی گئی اپیل کے محض دس دنوں کے اندر غیر قانونی ساہوکاری کے خلاف 23 سنگین شکایات انتظامیہ کو موصول ہوئی ہیں، جن میں سے 15 کی تصدیق کا عمل مکمل ہو چکا ہے اور بقیہ پر تیزی سے کارروائی جاری ہے۔ محکمہ امداد باہمی نے ایک بار پھر عوام کو متنبہ کیا ہے کہ اگر کوئی بھی ساہوکار زبردستی، غنڈہ گردی یا دباؤ ڈال کر قرض وصول کرنے کی کوشش کرے، یا مقررہ قانونی حد سے زیادہ سود کا مطالبہ کرے، تو شہری فوراً ڈسٹرکٹ ڈپٹی رجسٹرار، کوآپریٹو سوسائٹیز ناندیڑ، یا اپنے متعلقہ تعلقہ کے ڈپٹی یا اسسٹنٹ رجسٹرار کے دفتر میں تحریری شکایت درج کروائیں۔ موصول ہونے والی ہر شکایت کی فوری اور شفاف تحقیقات کر کے متعلقہ ساہوکار کے خلاف قانون کے مطابق سخت ترین کارروائی کی جائے گی اور ضرورت پڑنے پر لائسنس بھی منسوخ کیے جائیں گے۔ ضلعی انتظامیہ نے واضح کیا ہے کہ اس غیر قانونی اور استحصالی دھندے کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لیے عوام کا تعاون ناگزیر ہے، اس لیے متاثرہ افراد کو بغیر کسی خوف کے سامنے آ کر انتظامیہ کا ساتھ دینا چاہیے۔

روہت پوار نے کسان کے اہل خانہ کے ساتھ منائی کالی دیوالی

ناندیڑ: 7 نومبر (ورق تازہ نیوز): مہاراشٹر میں قحط سالی، فصلوں کی تباہی اور بڑھتے ہوئے معاشی بوجھ کے باعث کسانوں کی خودکشیوں کا سلسلہ تھمنے کا نام نہیں لے رہا ہے، جس کی تازہ ترین اور انتہائی دردناک مثال مہاگاؤں تعلقہ کے پھول ساونگی گاؤں میں دیکھنے کو ملی ہے۔ فصلوں کی مسلسل تباہی اور سنگین معاشی بحران سے تنگ آ کر 27 اکتوبر کو کسان جگجیون ڈونگرے نے اپنی زندگی کا المناک خاتمہ کر لیا تھا۔ اس کسان کی موت سے پورا خاندان بے سہارا ہو گیا ہے اور دیوالی جیسے خوشیوں کے تہوار کے موقع پر اس غریب کنبے کے گھر میں ماتم اور تاریکی کا سایہ چھایا ہوا ہے۔ اس انتہائی دلخراش صورتحال کا نوٹس لیتے ہوئے نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (شرد چندر پوار) کے سرکردہ رہنما اور رکن اسمبلی روہت پوار نے جمعہ 6 نومبر کو پھول ساونگی کا ہنگامی دورہ کر کے ڈونگرے خاندان سے ہمدردانہ ملاقات کی اور ان کے درد میں برابر کا شریک ہوتے ہوئے ان کے ساتھ کالی دیوالی منائی۔ رکن اسمبلی روہت پوار نے اس موقع پر غمزدہ خاندان کو ڈھارس بندھاتے ہوئے کہا کہ حکومت کی کسان دشمن پالیسیوں کی وجہ سے آج دیہی علاقوں میں کسان خاندانوں کے سامنے اپنے وجود کو بچانے کا سنگین بحران کھڑا ہو گیا ہے۔ انہوں نے صرف رسمی تعزیت کے بجائے کسان کے گھر والوں کے ساتھ وقت گزار کر اس بات کا عملی ثبوت دیا کہ وہ بحران کی اس گھڑی میں کسانوں کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں۔ روہت پوار عمرکھیڑ میں کسانوں کے مسائل کی جانب حکومت کی توجہ مبذول کروانے کے لیے کالی دیوالی پروگرام میں شرکت کے لیے آئے ہوئے تھے، جس کے بعد انہوں نے مہاگاؤں تعلقہ کے اس متاثرہ خاندان کے گھر کا دورہ کیا۔ اس موقع پر ان کے ہمراہ این سی پی (ایس پی) کی ضلعی صدر ورشا نکم، راجو بھیا بیسوال، سوہنل اڈکنے، بھاسکر پنڈالگے، پردیپ پاٹل دیوسرکر سمیت دیگر مقامی عہدیداران بھی بڑی تعداد میں موجود تھے۔

مہاراشٹر: ایف ڈی اے نے بلنکٹ، زیپٹو اور دیگر کے لائسنس معطل کر دیئے

ممبئی: ۷/نومبر (ایجنسی): مہاراشٹر فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن (ایف ڈی اے) نے جمعہ کو بتایا کہ دیوالی سے قبل خصوصی معائنہ مہم کے دوران مختلف خلاف ورزیوں کے انکشاف کے بعد بلنکٹ اور زیپٹو سے منسلک اداروں سمیت کھانے پینے کی اشیا کے ۱۰۵/ کاروباری مراکز کے لائسنس معطل کیے گئے، جبکہ ۷/ اداروں کو کاروبار بند کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ایف ڈی اے کے ایک بیان کے مطابق یہ کارروائی ۳/ اور ۵/ نومبر کو ریاست بھر میں کی گئی۔ لائسنس معطل کیے جانے والے اداروں میں فوری سامان کی ترسیل کرنے والے پلیٹ فارم بلنکٹ اور زیپٹو بھی شامل ہیں۔ معطل کیے گئے ۱۰۵/ لائسنسوں میں سے ۳۹/ ناسک ڈویژن، ۲۸/ ممبئی، ۲۰/ پونے، ۱۵/ امراوتی، دو اورنگ آباد اور ایک تھانے میں ہیں۔ جن ۷/ اداروں کو کاروبار بند کرنے کا حکم دیا گیا ہے ان میں سے ۳/ پونے، ۲/ امراوتی اور ایک ایک ممبئی اور کوکن میں ہیں۔ ایف ڈی اے کے مطابق لائسنس معطل کیے جانے والے اداروں میں ممبئی کے بلنک کامرس پرائیویٹ لمیٹڈ اور زیپٹو لمیٹڈ کے علاوہ غذائی اشیا تیار کرنے والی فیکٹریاں، مٹھائی کی دکانیں، ہوٹل، ریسٹوراں اور کیٹرنگ کے کاروبار بھی شامل ہیں۔ معائنے کے دوران کئی خلاف ورزیوں کا پتہ چلا۔ ان میں اشیائے خورد و نوش کی تیاری اور ذخیرہ میں صاف صفائی کا فقدان، کھانے پینے کی اشیا کو غلط طریقے سے رکھنے اور پیک کرنے، کیڑے مکوڑوں سے بچاؤ کے مناسب انتظامات نہ ہونے، درجہ حرارت کو قابو میں رکھنے کا انتظام نہ ہونا اور لازمی ریکارڈ و سرٹیفکیٹ دستیاب نہ ہونا شامل ہیں۔ ۲/ روزہ مہم کے دوران ایف ڈی اے نے ۷۰/ سے زائد اداروں سے ۳۹/ ہزار ۴۲، ۳۸۵/ کلوگرام غذائی اشیا ضبط کیں جن کی مالیت ایک کروڑ ۳۵/ لاکھ روپے بتائی گئی ہے۔ ضبط شدہ اشیا میں ماوا، کھویا، پنیر، گھی، خوردنی تیل، فرسان (روایتی نمکین اشیا)، خشک میوہ جات اور مختلف قسم کی مٹھائیاں شامل ہیں۔

شاہین انٹرنیشنل اسکول ناندیڑ میں تین روزہ فن خطاطی و آرٹ اینڈ کرافٹ ورکشاپ کا کامیاب انعقاد



ناندیڑ، 7 نومبر: شاہین گروپ آف اسکولز، ناندیڑ کے زیر اہتمام اور لوح و قلم کیلیگرافی اینڈ آرٹس اکیڈمی کے اشتراک سے شاہین انٹرنیشنل اسکول ناندیڑ میں 5-6 اور 7 نومبر 2026 کو شاہین انٹرنیشنل اسکول میں تین روزہ فن خطاطی و آرٹ اینڈ کرافٹ ورکشاپ کا کامیاب انعقاد عمل میں آیا۔ اس تین روزہ ورکشاپ میں طلبہ و طالبات کو فنون لطیفہ کی مختلف اصناف سے روشناس کرایا گیا۔ ورکشاپ کے دوران عربی و اردو خطاطی، ڈرائنگ، پینٹنگ، سافٹ کلے ورک، پیپر کرافٹ، پرنٹ میکنگ، مہندی ڈیزائن، فیبرک ڈیزائن، کولیج ورک اور تخلیقی فنون کی عملی تربیت دی گئی۔ ورکشاپ کے چیف ریسورس پرسن و مینٹور جناب ایم محسن انوری (ماسٹر آف فائن آرٹس، اورنگ آباد) نے طلبہ کی رہنمائی کرتے ہوئے انہیں فن خطاطی کی بنیادی و فنی باریکیوں سے آگاہ کیا اور عملی مشق کے ذریعے ان کی تخلیقی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کی کوشش کی۔ اس موقع پر طلبہ و طالبات نے غیر معمولی دلچسپی اور جوش و خروش کے ساتھ مختلف سرگرمیوں میں حصہ لیا۔ ورکشاپ کا بنیادی مقصد طلبہ میں تخلیقی صلاحیتوں، حسن تحریر، فن خطاطی اور آرٹ کے تئیں ذوق و شوق پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ انہیں اپنی اسلامی، تہذیبی اور ثقافتی وراثت سے قریب کرنا تھا۔ اس موقع پر ڈائرکٹر شاہین گروپ آف اسکولز محمد شبیر احمد نے اس بات پر زور دیا کہ موجودہ دور میں تعلیم کے ساتھ فنون لطیفہ کی تربیت بھی نہایت ضروری ہے، کیونکہ آرٹ اور خطاطی نہ صرف بچوں کی تخلیقی صلاحیتوں کو فروغ دیتے ہیں بلکہ ان میں یکسوئی، صبر، محنت اور جمالیاتی شعور بھی پیدا کرتے ہیں۔ اس تین روزہ پروگرام کے ذریعے شاہین گروپ آف اسکولز اور لوح و قلم کیلیگرافی اینڈ آرٹس اکیڈمی نے نئی نسل میں فنون لطیفہ اور خصوصاً عربی و اردو خطاطی کے فروغ کی جانب ایک قابل قدر قدم اٹھایا۔ لوح و قلم کا عزم ہے کہ قلم و فن کی اس خوبصورت روایت کو نئی نسل تک منتقل کیا جائے۔

بیڑ: فرضی کھلاڑیوں کے ریکٹ کا پردہ فاش کرنیوالے نوجوان کی لاش برآمد

بیڑ: ۷/نومبر (ایجنسی): ضلع کے نوگن راجوری گاؤں کے رہنے والے نوجوان وبھسو چوہان کی لاش امام پور شیوار میں مشتبہ حالت میں پائی گئی۔ وبھسو نے کھلاڑی ہونے کے فرضی سرٹیفکیٹس پیش کر کے سرکاری ملازمت حاصل کرنے والے امیدواروں کے ایک بڑے ریکٹ کا انکشاف کیا تھا۔ وبھسو کے اہل خانہ نے سازش کے تحت قتل کیے جانے کا شبہ ظاہر کرتے ہوئے معاملے کی گہرائی سے تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ گھوٹالے کا پردہ فاش ہونے کے بعد سے وبھسو کو مسلسل جان سے مارنے کی دھمکیاں مل رہی تھیں۔ اس نے دھمکی دینے والوں کے نام اور ان کی آڈیو ریکارڈنگ بھی محفوظ کر رکھی تھی۔ وبھسو چوہان کراٹے کا ایک بہترین کھلاڑی تھا اور اس کے پاس ریاستی اور قومی سطح کے مقابلوں کے سرٹیفکیٹس بھی موجود تھے۔ اس نے ۲۵-۲۰۲۴ میں عثمان آباد (دھاراشیو) پولیس بھرتی کے لیے کھلاڑیوں کے کوٹے سے درخواست دی تھی۔ وبھسو ویٹنگ لسٹ میں تھا، اسی دوران اس سے کم نمبر حاصل کرنے والے ناگناتھ وشنو ساہلے نامی امیدوار نے مبینہ طور پر فرضی سرٹیفکیٹ پیش کر کے پولیس میں ملازمت حاصل کر لی تھی۔ اس معاملے کی مسلسل پیروی کرتے ہوئے وبھسو نے پونے کے بالے واڑی میں واقع اسپورٹس کمشنریٹ میں شکایت درج کرائی تھی۔ اس کی شکایت کے بعد ریاست میں فرضی کھلاڑیوں کا ایک بڑا ریکٹ بے نقاب ہوا تھا۔ اس معاملے میں ریاست کے ۱۳/ پولیس اہلکاروں سمیت کھیلوں کے محکمے کے بعض افسران کو بھی معطل کیا گیا تھا۔ اسکے علاوہ فرضی سرٹیفکیٹس جاری کرنے والی کراٹے ایسوسی ایشن کے صدر اور سکریٹری کو پونے کرائم برانچ نے ستمبر ۲۰۲۶ میں گرفتار کیا تھا۔ کارروائی کے بعد سے وبھسو چوہان کو مسلسل جان سے مارنے کی دھمکیاں مل رہی تھیں۔ اس نے اپنی اور اپنے دوست کی جان کو خطرہ ہونے سے متعلق ایک آڈیو ریکارڈنگ اپنے دوست کو بھیجی تھی۔







پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علیمہ پرنٹرس گھر نمبر 225-6-4، گاڑی پورہ نزد بڑی درگاہ، ضلع ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 225-6-4، گاڑی پورہ نزد بڑی درگاہ، ضلع ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی (پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے تحت خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

● کسی بھی قابل اعتراض تحریر کے لئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔ آفس کا پتہ: نزد مسجد عثمان غنی محمدیہ کالونی، مالٹیکری روڈ، ناندیڑ-431604

Printed, published and owned by Mohammad Taqui. Printed at Aleena Printers, H. No. 4-6-225, Gadipura, Near Badi Darga, Dist. Nanded- 431604 and published at 4-6-225, Gadipura, Near Badi Darga, Dist. Nanded 431604. Editor: Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile : 8055362952 - 9325610858 Office : Near Masjid-e-Osman Gani, Mohammadiya Colony, Mal Tekdi Road, NANDED- 431604